خیمہ گاہ سے باہر جانا

GOING BEYOND THE CAMP

آئیں بس ایک لمحے کیلئے کھڑے رہتے ہیں۔

پیارے خُدا، ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ ہمیں ایک بار پھر تیرے گھر میں آنے اور زندہ خُدا کی پرستش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ ہم تیرے بہت زیادہ شکر گزار ہیں کہ ہمیں اس دنیا میں ابھی تک یہ موقع دیا جا رہا ہے۔ خُداوند، ہم وفادار لوگوں کیلئے بھی شکر گزار ہیں، کیونکہ ان میں سے بہت سارے میلوں بلکہ سینکڑوں میل دُور سے سفر کر کے آئے ہیں۔ ان میں سے- سے کچھ لوگ آج رات، بڑی تیزی کے ساتھ، سڑکوں پر سفر کرتے ہوئے، واپس جائینگے۔ اے خُدا، میں دعا کرتا ہوں کہ تُو انکے ساتھ ہونا اور انکی مدد کرنا۔ اے باپ، انکی رہنمائی کرنا۔ ہم بارش کی اس رم جھم کیلئے تیرے شکر گزار ہیں، جسکی وجہ سے موسم عارضی طور پر ہمارے لئے ٹھنڈا ہو گیا ہے۔

(2) اور، اے باپ، ہم دعا کرتے ہیں کہ آج رات تُو اپنے کلام کے اندر ہم سے ملاقات کر۔ کیونکہ، اے خُداوند، ہم اسی لئے یہاں جمع ہوئے ہیں تاکہ تُو اپنے کلام میں سے ہو کر ہم سے رفاقت کرے۔ خُداوند، ہماری مدد کر، تاکہ ہم تیری بادشاہی کیلئے ترقی کا باعث بنیں، اور تُو ہماری اتنی مدد کر، تاکہ ہم دوسروں کی مدد کرنے کے قابل بن جائیں۔ یہ چیزیں عطا کر دے، ہم یہ، یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

تشریف رکھیں۔

(3) اور بس کچھ لوگوں سے شخصی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ عبادت سے پہلے ہی، بلی نے مجھ پر- پر اتنا بوجھ ڈال دیا تھا کہ- کہ اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ- کہ کہاں سے شروع کروں۔ لیکن ہم دعا گو ہیں کہ- کہ خُدا آپکو برکت دے کیونکہ یہ آپکی انتھک محنت ہے جو آپ نے شام کی عبادت میں ٹھہرنے کے لئے کی ہے۔

(4) اب، اگر خُدا کی مرضی ہوئی، تو میں اگلے ایک- ایک اتوار کی صُبح عبادت لونگا۔ میں نے پاسٹر

صاحب سے بات کی ہے، اور یہ سب کچھ انکے لئے ٹھیک ہوگا۔

(5) اور اب میری یہ خواہش تھی کہ میرے پاس وقت ہوتا تا کہ میں یہاں اپنے تمام دوستوں کو پہچانتا، لیکن آپ انتظار کررہے ہیں۔ یہاں گرمی بھی ہے۔ اور میں- میں بس اس وقت کو نظرانداز کرونگا، اور- اور فقط اتنا کہونگا، ''خُدا آپکو برکت دے۔''

(6) آپ جانتے ہیں، میں اِس سے بڑھ کر کوئی عظیم تر بات نہیں جانتا جو میرے لیے کوئی کہہ سکے، اور وہ ہے، ''خُدا آپ کو برکت دے۔'' سمجھے؟ اگر خُدا ایسا کرتا ہے، تو یہی- یہی، میری ضرورت ہے۔ میرے خیال کے مطابق، ''خُدا آپکو برکت دے'' کے الفاظ زبان کیلئے بہترین الفاظ ہیں۔ اور، اب، اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا کرتا ہے۔

(7) کچھ دیر پہلے میں اپنی بیوی کو بتا رہا تھا۔ میں- میں غسل کرنے کی کوشش کررہا تھا، لیکن تو بھی میں اپنے آپکو خشک نہیں کر پا رہا تھا۔ میں اپنے آپکو خشک کرتا تھا، لیکن پھر بھیگ جاتا تھا۔ میں اپنے آپکو خشک کرتا تھا، اور شرٹ پہننے سے پہلے ہی، بھیگ جاتا تھا۔ ٹیوسان میں صورتحال مختلف ہے۔ وہاں اسکی نسبت دوگنی گرمی ہے، لیکن آپکو اسطرح پسینہ نہیں- نہیں آتا۔ وہاں ہوا میں نمی نہیں ہے، اسلئے جونہی آپ باہر نکلتے ہیں آپ خشک ہوجاتے ہیں۔ اگر آپ وہاں پانی کا ایک برتن رکھ دیں، تو اُس میں سے بھی پانی غائب ہوجاتا ہے۔ آپ کو پسینہ نہیں آسکتا، کیونکہ جونہی آپکا- آپکا- آپکا پسینہ نکلتا ہے، فوراً اڑ جاتا ہے۔ ٹھیک، آپکو پسینہ آرہا ہوتا ہے، لیکن آپ دیکھ نہیں پاتے۔ پس، یہاں، مجھے اپنا پسینہ صاف کرنے کیلئے بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس، اس- اس وقت بھی میں بھیگا ہوا ہوں۔

(8) میں جیسے ہی واپس اپنے کمرے میں گیا، تو وہاں سات یا آٹھ اشخاص ایمرجنسی کے تحت لائے گئے تھے، اور اُنہیں بروقت، دیکھنا ضروری تھا۔

(9) اب، یہی وجہ ہے کہ- کہ میں آپکو رُکنے، یا- یا دوبارہ آنے کیلئے کہنا چاہتا ہوں، کیونکہ میں محسوس کررہا ہوں کہ- کہ یہ ہمارے لئے فائدے مند ہوگا۔ لیکن دوستو، میں- میں ایسا نہیں کرونگا۔ میرا- میرا خیال ہے، کوئی بھی شخص جو مجھے سننے کیلئے یہاں آتا ہے، ایسے لوگوں کو، بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ بس- بس میں ایسا نہیں کرونگا۔ یہ اچھی بات نہ ہوگی۔ آپکو یہاں بلانے کی غرض سے، میں اپنی

محبت کا اظہار نہیں کرونگا۔اور جتنی محبت میں آپ سے کرتا ہوں، میں جانتا ہوں، آپ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔تو بھی میں پر یقین نہیں ہوں کہ آپ آسکیں گے......اور-اور پس میں- میں- میں جانتا ہوں، اسطرح آپ اپنے کام کاج نہیں کر سکیں گے۔پس میں آپ میں سے، بہتروں کے بارے میں سوچتا ہوں، اگر آپ کیلئے یہ فائدہ مند نہیں ہے، تو مجھے آپکو یہاں بلا کر گرمی میں بٹھانا نہیں چاہیے۔

(10) پھر، یہاں آنے سے پہلے، میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ، میں خُدا کے حضور سے کوئی بات تلاش کروں، کسی قسم کا کوئی کلام کا، حصہ تلاش کروں، اور روانہ ہونے سے پہلے، آخری بات تک خُدا کی رہنمائی مانگتا ہوں۔''اے خُداوند خُدا میری مدد کر، اور جو کچھ، تُو ان پیارے لوگوں کو دینا- دینا چاہتا ہے عطا کر۔''

اور یہ میرا ایمان ہے، اور اُمید کرتا ہوں کہ، ہمیشہ آپ لوگوں کے ساتھ رہونگا۔میرا ایمان ہے جبکہ ہم یہاں اکھٹے ہیں اور کھڑے ہیں، تو یہ ہمارے لئے مختصر ترین وقفہ ہے۔ابدیت میں ہم ساتھ ساتھ رہیں گے۔سمجھے؟ میں یہ چاہتا ہوں۔میں- میں- میں یہ ایمان رکھتا ہوں۔

اور میں آپکی مدد کرنا چاہتا ہوں۔اور اگر میں، کوئی بات غلط کہہ جاؤں، تو آسمانی باپ جانتا ہے کہ میری نیت یہ کرنے کی نہیں ہوتی؛ یہ میں انجانے میں کر جاتا ہوں؛ اور یہ نادانستہ طور پر ہو رہا ہوتا ہے۔

(11) اسلئے، یہ جانتے ہوئے کہ، آپ میری ذمہ داری میں ہیں، اور انجیل کیلئے، میرے ہاتھوں میں ہیں، تو میں ہمیشہ یہ کوشش کرنا چاہونگا کہ آپ کو بائبل کے صفحات میں رکھوں۔اور- اور میں......

کئی مرتبہ لوگ میرے پاس آتے ہیں، اور کہتے ہیں،'' بھائی برنہم، کاش آپ ایک قدم یہاں سے آگے بڑھائیں، اور کہیں 'خُداوند یوں فرماتا ہے' کیونکہ میرا چھوٹا بچہ بیمار ہے، وہ تندرست ہو جائیگا۔وہاں جائیں اور بس اتنا کہیں، 'وہ تندرست ہو جائیگا۔' بس یہی کچھ میں آپ سے کروانا چاہتا ہوں۔''

(12) اب، یہ وفاداری اور محبت کی بات ہے۔اور میں اسکو بہت سراہتا ہوں! لیکن، آپ جانتے ہیں جب تک خُداوند مجھے پہلے نہ بتائے، تب تک میں اسطرح نہیں کہہ سکتا۔سمجھے؟ میں بچے کیلئے دعا

کرسکتا ہوں، اور یہی سب کچھ ہے جو میں کرسکتا ہوں۔

لیکن، آپ سمجھتے ہیں، اگر میں جوش میں بھاگا جاؤں اور اسطرح کہہ دوں تو کیا ہوگا ؟ دیکھیں، اگر میں کہہ دوں، ''خُداوند یوں فرماتا ہے،'' تو یہ وہ بات ہوگی جو میرے جوش نے کہی ہے۔ سمجھے؟ اور پھر ہوسکتا ہے یہ ہو، یا پھر ہوسکتا ہے کہ نہ ہو۔ لیکن، پھر، وہ شخص جو میرے جوش کے تحت ہے، اگر یہ بات پوری نہ ہو تو کیا ہوگا؟ اور پھر کسی وقت وہ موت اور زندگی کی کشمکش میں- میں ہوسکتا ہے، تو تب وہ کس پر اعتماد کریگا؟ اور ان کے دلوں میں پھر یہ خوف رہیگا کہ شاید میں پھر جوش میں ہوں۔ سمجھے؟

پس، یہ کہنے کیلئے، مجھے حتمی طور پر جاننا پڑتا ہے کہ، یہ سب بالکل سچ ہے۔ اور پھر جب خُدا مجھ سے کلام کرتا ہے تو میں وہی کہتا ہوں، جو خُدا نے مجھے دکھایا ہوتا ہے۔ اور وہ چاہے اچھی بات ہو یا بُری مجھے وہی کہنی پڑتی ہے۔ اور کئی مرتبہ یہ- یہ باتیں لوگوں کو بتانا مناسب نہیں ہوتا۔ لیکن، میں، جس طرح اچھی باتیں جو ہونے والی ہوتی ہیں بتانے کا پابند ہوں، اُسی طرح بُری باتیں بھی- بھی جو ہونے والی ہوتی ہیں بتانے کا پابند ہوں۔

(13) اور، اس سب کے علاوہ، ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ خُداوند کی مرضی پوری ہو۔ اور کئی مرتبہ خُدا کی مرضی ہماری خواہش کے خلاف ہوتی ہے۔ تو بھی، اگر ہم، خُداوند کی مرضی کو جاننا چاہتے ہیں، تو اُس بُرائی کو جو آنے والی ہوتی ہے ہمارے لئے جاننا بہت ہی بیش قیمت ہے، کیونکہ یہ خُداوند کی مرضی ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ، خُداوند کی مرضی پوری ہو خواہ اچھی ہو یا بُری۔ اور ہم جانتے ہیں ہم اس معاملے میں اسکا دھیان رکھتے ہیں۔

(14) اب، میں- میں جانتا ہوں کہ اتوار کی رات کو عبادت کیلئے بھائیوں کے پاس بیس یا تیس منٹ کے پیغام کیلئے وقت ہوتا ہے۔ اور میں- میں نہیں جانتا کہ میں ایسا کرسکوں گا یا نہیں، لیکن جہاں تک مجھ- مجھ سے ہوا میں اپنی پوری کوشش کرونگا۔

(15) اب، میرا خیال ہے کہ اسکے فوراً بعد بپتسمہ کی عبادت ہوگی۔ میں نے سُنا ہے کہ آج صُبح بہت سے لوگوں کو بپتسمہ دیا گیا ہے۔ یہاں ہمیشہ، لگاتار بپتسمے، ہوتے رہتے ہیں۔ خدام، میتھوڈسٹ،

بپٹسٹ، پریسبیٹرین، چرچ آف گاڈ، لوتھرن، یا یہ جو کوئی بھی ہوں، یہاں آرہے ہیں اور ''خُداوند یسُوع مسیح'' کے نام پر بپتسمہ لے رہے ہیں۔

اور مجھے خُداوند کی، عدالت میں کھڑا ہونا ہے، اور مجھے اسکا جواب دینا پڑیگا۔ اور میں اپنے دل میں مطمئن ہوں، اور میری زندگی میں ہر چیز درست ہے، اور اس وقت بالکل اطمینان میں ہوں، اور میں اُٹھائے جانے کیلئے ابھی تیار ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں یہ انجیل کی سچائی ہے۔ سمجھے؟ یہ سچ ہے۔

(16) بائبل میں کوئی ایسا حوالہ نہیں ہے کہ کسی کو کبھی یسُوع مسیح کے نام کے علاوہ بپتسمہ دیا گیا ہو۔ ''باپ، بیٹا، اور رُوح القُدس،'' کا حکم دراصل یوں ہے...... ''جاؤ تمام قوموں کو یہ تعلیم دو اور اُنہیں باپ، بیٹے، اور رُوح القُدس کے نام میں بپتسمہ دو۔'' اُس نے یہ نہیں کہا...... یہ القاب اُن کے اوپر دہراؤ؛ بلکہ یہ کہا ہے اُنہیں باپ، بیٹے، اور رُوح القُدس کے نام میں بپتسمہ دو، اور یہ نام ''خُداوند یسُوع مسیح ہے۔''

(17) بائبل میں ہر شخص کو یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ دیا گیا ہے۔ اور بائبل فرماتی ہے، کہ ''جو کوئی بھی اس میں سے، ایک لفظ بڑھائے، یا گھٹائے، اُس پر افسوس۔ اسلئے مجھے بڑے خوف کے ساتھ کلام میں کچھ بڑھانے یا گھٹانے سے دُور رہنا ہے۔

اس کلام کی خاطر میں بارہا مصیبتوں میں پڑا ہوں، لیکن پھر بھی میں اس پر قائم ہوں۔ خُداوند میری پناہ ہے۔ اس کی وجہ سے بہت سارے دوست مجھ سے الگ ہوگئے ہیں۔ اور مجھے چھوڑ گئے ہیں۔ لیکن بس میں نے تو یہاں، اس دوست خُداوند یسُوع کو حاصل کر لیا ہے! اور یہ کلام ہے۔ کوئی بات نہیں، راستہ ہموار نہیں ہے، اور مشکل راہ ہے، لیکن وہ خود بھی اسی راہ پر چل کر آیا تھا۔'' اور جب لوگوں نے گھر کے مالک کو 'بعلزبول' کہا، تو اُسکے شاگردوں کو کیا کچھ نہ کہیں گے۔''

(18) اب خُداوند آپکے ساتھ ہو اور اس ہفتے آپکو برکت دے، اور میں دعا مانگتا ہوں کہ آپکو وہ کچھ دے جو سب سے اچھا ہے، میری یہ دعا ہے۔

اب ہم بیش قیمت کلام کو پڑھنے جارہے ہیں۔

(19)اور-اوراب، یہ یادرکھیں کہ، بدھ کی رات......کیا نصف ہفتے والی دعائیہ عبادت ہوگی؟ [بھائی نیول بتاتے ہیں،''منگل، بلکہ پیر اور منگل کو گھریلو دعائیہ عبادات ہونگی۔''-ایڈیٹر۔] پیر اور منگل کو گھریلو دعائیہ عبادات ہونگی۔ میرا خیال ہے کہ لوگوں کو پتہ ہے۔

(20) کیا بھائی جونیئر جیکسن، عمارت میں ہیں؟ میں...... بھائی جیکسن، میں نہیں...... [بھائی نیول کہتے ہیں،''ہاں، وہ ٹھیک یہاں موجود ہیں۔''-ایڈیٹر۔] وہ یہاں موجود ہیں، بھائی جیکسن۔ ٹھیک ہے۔ میں-میں......ایک اور بھائی جیکسن بھی-بھی یہاں موجود ہیں، میں......

اور کیا بھائی ڈان رڈل، وہ بھی یہاں عمارت میں موجود ہیں؟ بھائی ڈان، یہاں ہیں۔

اور بھی بہت سارے بھائی ہیں، میں دیکھ رہا ہوں آرکنساس، اور لوزیانہ، اور-اور ملک کے دیگر حصوں سے بھائی آئے ہوئے ہیں۔

(21) آج رات، یہاں کچھ، بزرگ بھائی بھی موجود ہیں۔ دائیں طرف بھائی تھامس کڈ بیٹھے ہوئے ہیں، جو کچھ دنوں کے بعد چوراسی سال کے ہوجائینگے۔ تین یا چار سال پہلے، پراسٹیٹ کی تکلیف کے باعث آپریشن ہوا تھا، جب وہ کینسر کی وجہ سے مر رہے تھے۔ ڈاکٹر نے انہیں مرنے کیلئے چھوڑ دیا تھا۔ میں انکے پاس اوہائیو میں گیا، جسکی وجہ سے میری کار کی، بُری حالت ہوگئی تھی۔ لیکن خُداوند یسُوع نے انہیں بالکل تندرست کردیا۔ اور آج رات، وہ اور اُنکی بیوی، یہاں موجود ہیں۔ آپ میں سے بہت سارے لوگ انکو جانتے ہیں؛ ہوسکتا ہے کچھ نہ جانتے ہوں۔ یہ ایسے آدمی اور عورت ہیں جو میری پیدائش سے پہلے سے انجیل کی منادی کررہے ہیں۔ ذرا غور کریں، اب میں خود بوڑھا ہوگیا ہوں۔ سمجھے؟ اب، جب میں انہیں دیکھتا ہوں کہ، کام کو ابھی تک جاری رکھے ہوئے ہیں، تو میری ہمت بڑھ جاتی ہے۔

ہم سب بھائی بل ڈچ کو جانتے ہیں وہ یہاں کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

(22)اور، اوہ، ہم خُدا کی تمام برکات کیلئے بہت زیادہ شکرگزار ہیں! کاش وہ آخری نرسنگا پھونکے جانے تک ہمارے ساتھ رہیں اور، آپ جانتے ہیں،''ہم سب اکٹھے اُٹھالئے جائیں گے، تاکہ ہوا میں خُداوند کا استقبال کریں۔'' ذرا سوچیں! لوگ آپکو ڈھونڈیں گے، لیکن آپکو تلاش نہیں

کر پائینگے،اورآپ باقی گروہ کے ساتھ ہونگے۔

''وہ جو زندہ ہونگے،اور خُداوند کی آمد تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے، ہرگز آگے نہ بڑھیں گے، یا رکاوٹ نہیں بنیں گے۔'' کلام کہتا ہے،'' وہ سوئے ہوئے ہیں،'' وہ مُردہ نہیں ہیں۔ نہیں، کرسچن مرتے نہیں ہیں۔وہ بس تھوڑا سا آرام کر رہے ہیں، سمجھے۔ یہ بات ہے۔اوہ، میرے خُدایا!'' اور خُدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا؛ اور پہلے وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے،'' اور بہتوں پر ظاہر ہونگے۔آپ ایک دم اُٹھ کھڑے ہونگے،اور دیکھیں گے، یہ،ایک بھائی ہے،آپ جانتے ہیں، یہ دور نہیں ہے۔چند منٹوں میں،'' ایک لمحے میں، پلک جھپکنے میں ہم بدل جائینگے۔ اور اُنکے ساتھ مل جائیں گے، جو زمین سے جا چکے ہیں،تا کہ ہوا میں خُداوند کا استقبال کریں۔''

(23) اور، سوچیں، ہم نے کلامِ مقدس میں سب کچھ دیکھ لیا ہے،اور اس زمانے کے واضح ثبوت ملتے ہیں، جس میں ہم رہ رہے ہیں، اسلئے یہ واقعہ اس عبادت کے ختم ہونے سے پہلے ہوسکتا ہے،آج رات، بس اس پر غور کریں۔

پھر، آئیں، اب ہم خُدا کے کلام تک رسائی حاصل کریں، اب عبرانیوں 13 باب کو دیکھتے ہیں،اور 10 تا 14 آیت تک پڑھتے ہیں۔عبرانیوں 10 اور......یا، یا معاف کیجیے۔عبرانیوں 10:13 تا 14۔

(24) اب، جیسا کہ میں نے کہا ہے، ہم، اپنے پرچم کا احترام کرتے ہیں، جو کہ اچھی بات ہے، میں......ہم ہمیشہ اپنے پرچم کے احترام میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔تمام بڑے موقعوں پر، ہم۔ہم اپنی قوم کا احترام کرنے اور سلامی پیش کرنے کیلئے، اسی طرح کرتے ہیں۔جب وہ روشن تاروں کا پرچم لہرا رہے ہوتے ہیں، تو ہم متوجہ ہوکر کھڑے ہوجاتے ہیں۔

(25) اور اب جبکہ ہم خُدا کے کلام کو پڑھنے جا رہے ہیں، تو کرسچن سپاہی ہوتے ہوئے ہم متوجہ ہوکر کھڑے ہوجائیں۔کلام کی تلاوت کو بڑے غور سے سُنیں۔ میں اسے اسلئے پڑھنا پسند کرتا ہوں؛ کیونکہ میرے الفاظ ناکام ہوجائیں گے، لیکن خُدا کے الفاظ کبھی ناکام نہ ہونگے۔اسلئے اگر میں بس، خُدا کا کلام پڑھوں، تو آپکو اس سے برکت ملے گی۔عبرانیوں 13 ویں باب کی 10 وِیں آیت۔

ہماری ایک ایسی قربانگاہ ہے،جس میں سے خیمہ کی خدمت کرنے والوں کوکھانے کا اختیار نہیں۔

کیونکہ جن جانوروں کا خون ،سردار کاہن پاک مکان میں گناہ کے کفارے کے واسطے لے جاتا ہےاُن کےجسم خیمہ گاہ کے باہرجلائے جاتے ہیں۔

اِسی لئے یسُوع نے بھی، اُمت کوخوداپنے خون سے پاک کرنے کیلیئے، دروازہ کے باہر دُکھ اُٹھایا۔

پس آؤ اُسکی ذلت کواپنے اوپر لئے ہوئے، خیمہ گاہ سے باہراُس کے پاس چلیں۔

کیونکہ یہاں ہمارا کوئی قائم رہنے والاشہرنہیں، بلکہ ہم آنے والے شہرکی تلاش میں ہیں۔

(26)خُداوندخُدا،تُو جواس کلام کا ذمہ دار ہے،اورتمام زمانوں میں اسکی حفاظت کی ذمہ داری سنبھالتا رہا ہے،تاکہ یہ بغیرکسی آمیزش کے، ہم تک پہنچ سکے۔یہ خُدا کا خالص اور پاک دامن کلام ہے۔ہم اس وقت اپنے دلوں میں بہت خوش ہیں۔اے خُداوند، آج رات،تُو اس متن کوہم پرکھول دے؛تاکہ ہم، بنی نوع انسان، اس کوجان سکیں۔اور یہ ہم یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔آمین۔

(27) آج شام کیلیئے میرا- میرا مضمون ہے: خیمہ گاہ کے باہر جانا۔یہ تھوڑامختصر مضمون ہے، اور مختلف بھی ہے،لیکن،آپ جانتے ہیں،اکثر ہم عجیب چیزوں میں ہی خُدا کو پاتے ہیں۔دنیا اپنے رسم ورواج میں پختہ ہے، یہاں تک کہ، باقاعدگی سے کبھی کوئی بے قاعدگی نکل آتی ہے،اور یہ مختلف بن جاتی ہے۔

جیسا کہ میں نے کچھ روز پہلے، یہاں ٹیبر نکل، میں: انوکھے پن پرمنادی کی تھی۔تاجر کیلیئے کسان انوکھا ہے؛اورکسان کیلیئے تاجرانوکھا ہے۔ایک کرسچن بے ایمان کیلیئے انوکھا ہے......اور،وغیرہ وغیرہ۔آپ کسی نہ کسی کیلیئے ضرور بیوقوف ہوتے ہیں۔پس،کوئی بھی خلاف معمول چیز، باقاعدہ معمول کی سوچ کیلیئے،ایک قسم کی- کی بیوقوفی ہوتی ہے۔

(28)اسلیئے، خُدا کے نبی،اوراُسکے لوگ،اوراُسکے پیامبر،جس زمانے کے- کے کلام کا، پیغام لیکر آتے ہیں،وہ بیرونی دنیا کیلیئے بیوقوف مانے جاتے ہیں۔

(29) نوح نے بڑی ذہین دنیا کے، سامنے منادی کی اور بیوقوف سمجھا گیا۔نوح ......یقیناً، فرعون کیلئے بیوقوف تھا؛ کیونکہ اُسکا پاؤں تخت پر تھا، اور لوگ کہتے تھے کہ، اُس نے یہ گارے میں کام کرنے والے گروہ کیلئے چھوڑ دیا ہے۔ اور یسُوع، لوگوں کیلئے بیوقوف تھا۔اسی طرح وہ سب جنہوں نے خُدا کیلئے کام کیا اور اُسکے لئے زندہ رہے، بیوقوف خیال کیے گئے۔جو خیمہ اُن کے درمیان ہوتا اُنہیں اُس سے باہر رہنا پڑتا تھا۔

(30) مجھے قدم باقدم یقین ہوتا جارہا ہے، کہ لوگ مسیح کو لینا نہیں چاہتے ہیں۔

اب، میں یہاں ہر طرح سے مدد کرنے کیلئے تیار ہوں، جو میرے لئے ممکن ہے، اور میں اپنے بیان کو اپنے علم کے مطابق زیادہ سے زیادہ صاف بنانے کی کوشش کررہا ہوں۔اور اگر آپ بھی ایسا کریں گے تو میرے ساتھ دُکھ اُٹھائیں گے۔

(31) جیسا کہ میں پورے ملک میں منادی کرتا ہوں، اور دیکھ چکا ہوں اور میں- میں پوری طرح قائل ہوگیا ہوں کہ، لوگ مسیح کی طرف آنا نہیں چاہتے ہیں۔اور میرا خیال ہے، کہ دشمن نے رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔اور میرے اس یقین کی وجہ یہ ہے کہ، یسُوع اُنکی منزل نہیں ہے، جسکی طرف اُنہوں نے رخ کررکھا ہو۔ بلکہ، مسیح کی بجائے جو کہ کلام ہے، اُنکا رُخ کسی-کسی-کسی عقیدے، یا کسی تعلیم، یا تجربے، یا سوچ، یا اسی قسم کی کسی اور چیز کی طرف ہے۔

اسلئے میں سوچتا ہوں کہ لوگوں نے اپنی ابدی منزل کی بُنیاد، کسی عقیدے یا کسی سوچ پر رکھی ہوئی ہے۔جیسے کوئی کہتا ہے،''میں روح میں ناچتا ہوں۔میں-میں غیر زبان بولتا ہوں۔میں-میں -میں نے اپنے اوپر آگ کو آتے محسوس کیا ہے۔'' اور کیا آپ یہ جاتے ہیں، ان سب چیزوں کی نقل شیطان کرسکتا ہے؟

(32) بس ایک ہی چیز ہے جسکی وہ نقل نہیں کرسکتا، وہ کلام ہے۔جب شیطان اور یسُوع کے درمیان بحث ہوئی، تو یسُوع نے ہر بار، اُسے کہا ''یوں لکھا ہے،'' یعنی کلام!

اور آج، میرا خیال ہے، کہ زیادہ تر لوگوں کا مسیح کے پاس نہ آنے کا سبب یہ ہے، کہ اُنہوں نے اپنا رُخ ،کسی -کسی-کسی تنظیم ،کی طرف کررکھا ہے۔'' آپ ہمارے چرچ میں شامل

ہو جائیں،''یا،'' ہمارے سوال وجواب پڑھیں،''اور،'' ہماری تعلیم پر ایمان لائیں،'' اور-اور، اس نظام میں آجائیں۔لوگوں نے غلط سمت رُخ کیا ہوا ہے۔اور اسی وجہ سے، اُنکی زندگی سے ثابت ہوجاتا ہے کہ اُنکے،اعمال اور زندگی مسیح کے بغیر ہے۔

(33) اگرچہ، میں کسی کے احساس کو مجروح کرنا نہیں چاہتا ہوں۔لیکن، ملک بھر میں، ہر جگہ، میں نے کٹے بالوں والی خواتین کو مجرم ٹھہرایا ہے۔یہ بائبل کی بات ہے۔میں نے چھوٹے کپڑے پہننے والی، اور میک اپ کرنے والی خواتین کی مخالفت کی ہے۔لیکن یہ چیز ہر سال بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے، کہ کوئی اور انگلی موجود ہے، جو دوسری طرف انکی رہنمائی کررہی ہے۔اور یہ مسیح کی مرضی سے نہیں چل رہی ہیں۔

(34) یہ کہتی ہیں،'' ہم ایک چرچ کی ممبر ہیں۔اور ہمارا چرچ...... اس سے منع نہیں کرتا ہے۔'' اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپکا چرچ کس بات پر ایمان رکھتا ہے۔

خُدا نے کہا ہے،'' یہ غلط ہے۔''اور اگر یہ مسیح کی مرضی سے چلیں، تو اسکو ترک کردئیں گی۔اور نہ، صرف یہ، بلکہ اگر مرد بھی مسیح کے ساتھ چلے، تو اپنا مقام حاصل کرلیگا۔اور اس کام کے خلاف ہوجائیگا۔شوہر اپنی بیویوں کو اسکی اجازت نہیں دینگے شوہر کبھی یہ نہیں چاہیں گے۔حقیقی مرد نہیں چاہیگا کہ اُسکی بیوی ایسے اعمال کرے۔

(35) ایک دن اس شہر میں، ایک نوجوان نے، دو جوانوں کو قتل کردیا۔وہ فلاں فلنگ اسٹیشن پر کھڑے تھے۔آپ جیفرسن ویل کے لوگوں نے اخبار میں یہ پڑھا ہوگا۔ایک نوجوان لڑکی، جس نے نہ ہونے کے برابر لباس پہنا ہوا تھا، وہ اُس فلنگ اسٹیشن پر آئی، اور وہاں اُن دونوں جوانوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار کیا، اور تیل ڈالنے والے جوان نے اُن دونوں کا قتل کردیا اور گرفتار ہوگیا۔اُسے عدالت میں لایا گیا اور جج نے پوچھا،'' تم نے ایسا کیوں کیا...... کیونکہ اُس نے ایسا لباس پہنا ہوا تھا؟''

اُس نے کہا،'' میرا خیال ہے اسطرح وہ دلکش لگ رہی تھی۔''

(36) اب، اس شخص کے اندر ضرور کوئی خرابی ہے۔مجھے اس سے غرض نہیں وہ کیا ہے...... اگر وہ گنہگار ہے، تو اُسکے اندر خرابی موجود ہے۔اسکے دل میں اُس عورت کیلئے حقیقی محبت نہیں ہے، یہ اُسے

اپنی آنکھوں کی حوس کیلیئے اسطرح دیکھنا چاہتا تھا۔اس میں غلطی موجود ہے۔کیا مرد نے کبھی محسوس کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ غلط اور ٹھیک میں امتیاز کر سکتا ہے؟

(37) کیا آپ نے غسل کے نئے لباس دیکھیں ہیں جواب استعمال ہو رہے ہیں؟ کیا آ پکو یاد ہے، میں نے تینتیس سال پہلے پیشینگوئی کی تھی کہ عورتیں انجیر کے پتوں تک پہنچ جائیں گی؟ اور اب خواتین انجیر کے پتوں تک آ گئی ہیں، اور ٹرانسپیرنٹ سکرٹ پہن رہی ہیں۔خُدا کا کلام ٹل نہیں سکتا ہے۔سمجھے؟ اور اسے آخری وقت میں پورا ہونا ہے،اور عورت کو دوبارہ انجیر کے پتوں کی طرف واپس آنا ہے۔میں یہ بات لائف میگزین میں پڑھا رہا تھا۔میں نے عورتوں کی گراوٹ سے پہلے،تینتیس سال قبل یہ کہا تھا۔تب بتایا دیا گیا تھا کہ وہ اس زمانے میں کیا کریں گی،اور اب وہ کر رہی ہیں۔کہا گیا تھا وہ مردوں کا لباس پہنیں گی، اور کیا کریں گی ...... اور عورت کی بد اخلاقی اس قوم میں داخل ہو جائیگی۔

(38) دنیا میں سب قوموں سے گھٹیاں، امریکہ ہے۔یہ سب سے زیادہ غلیظ ہے۔یہ بیان شمار کے مطابق ہے۔پوری دنیا میں شادی اور طلاق کی شرح اس ملک میں سب سے زیادہ ہے،اور دوسری قوموں کا یہ نمونہ ہے۔ہم نے گندگی اور غلاظت کا نمونہ فرانس سے حاصل کیا ہے،اور اب وہ اپنا لباس ہم سے حاصل کرتے ہیں۔ہم اُنکی حدوں سے آگے نکل گئے ہیں۔

(39) میں جانتا ہوں کوئی تو سبب ہے کہ لوگ مسیح کے پاس نہیں آ رہے رہے ہیں۔کیونکہ اگر وہ آ جاتے،تو پھر اسطرح کے کام نہ کرتے۔

یسُوع نے دروازے کے باہر دُکھ اُٹھایا،تا کہ اپنے ہی خون سے اپنے لوگوں کو مقدّس ٹھہرائے۔تقدیس کا لفظ، یونانی سے آیا ہے،اور مرکب لفظ ہے،جسکا مطلب ہے،''صاف کیا ہوا،اور خدمت کیلیئے الگ کیا ہوا۔'' اور جب خُدا اپنے لوگوں کو یسُوع کے خون سے صاف کرتا ہے تو وہ اُنہیں دنیا کی گندگی سے پاک کرتا ہے،اور خدمت کیلیئے اُنہیں الگ کرتا ہے۔

اِسی لئے یسُوع نے، دروازہ کے باہر دُکھ اُٹھایا، تا کہ اپنے ہی خون سے اُمت کو پاک کرے۔

(40) یہاں تک فُل گاسپل لوگ بھی اُسی راہ پر واپس چلے گئے ہیں، جسے اُنہوں نے کبھی چھوڑا تھا۔ چالیس یا پچاس سال پہلے، پنتی کاسٹل کلیسیا کیسی تھی؟ جن کلیسیاؤں، یعنی تنظیموں میں سے وہ نکلے تھے، اُن پر وہ لعن طعن کرتے تھے، اور اُنکا مزاق اُڑاتے تھے۔ مگر انہوں نے کیا کیا؟ ''جیسے کتا اپنی قے کی طرف اور سُورنی دلدل کی طرف لوٹتی ہے۔'' اسی طرح یہ واپس اُسی مقام پر چلے گئے ہیں جہاں سے نکلے تھے، اب انکی کلیسیائیاں بھی اُتنی ہی غلیظ ہیں جتنی دوسری ہیں۔

(41) یہ کچھ اسطرح تھا، جس طرح آج صُبح میں نے کہا تھا۔ لوگ، پطرس کی طرح ہیں جس نے، مقدس-مقدس متی 48:17، میں کہا، '' ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔ پس ہم یہاں تین ڈیرے بنائیں گے۔''

(42) لیکن پاک روح نے اُنہیں اس کام سے منع کیا۔ اُس نے کہا، '' یہ میرا پیارا بیٹا ہے؛ اسکی سُنو، '' اور وہ کلام ہے۔ بس اس کی طرف یعنی کلام کی طرف ہی ہمیں دیکھنا ہے، نہ کہ اپنے جوش وخروش، یا کسی اور چیز کی طرف۔ '' یہ میرا کلام ہے؛ اسکی سُنو!'' جب اُنہیں یہ آواز سُنائی دی تو پھر کیا ہوا؟ یہاں تک کہ وہاں ایلیاہ اور موسیٰ بھی نہ رہے؛ اور نہ وہاں کوئی عقیدہ رہا؛ اور نہ کوئی اور چیز باقی رہی بس یسُوع ہی رہ گیا۔ اور وہ کلام تھا۔ یہی کچھ اُنہوں نے دیکھا تھا۔

اب دیکھیں، '' خیمہ گاہ سے باہر جانا۔''

(43) ہم دیکھتے ہیں کہ اُنکے خیمہ میں، جہاں یہ عظیم واقعہ تبدیلی صورت کے پہاڑ پر پیش آیا، تو پطرس نے بعد میں اسکو، '' مقدس پہاڑ کہا، '' جہاں خدا نے اُن سے ملاقات کی تھی۔ اب، میں یقین نہیں رکھتا کہ پہاڑ مقدس ہے رسول نے کہا؛ بلکہ اُس کا مطلب تھا خُدا مقدس تھا جو اُس پہاڑ پر تھا۔

چرچ مقدس نہیں ہے؛ لوگ مقدس نہیں ہیں۔ بلکہ یہ پاک روح ہے جو لوگوں کے اندر ہے۔ اور پاک روح مقدس ہے۔ جو آپکا حادی اور رہنما ہے۔

(44) اور ہم اس، چھوٹے خیمے کو، تبدیلی صورت کے پہاڑ پر دیکھتے ہیں کہ، شاگردوں کو سننے کا حکم دیا گیا، اور ایک ہی چیز ہے جسے سننے کا حکم اُنہیں دیا گیا وہ کلام ہے۔ واحد چیز جو اُنہوں نے وہاں دیکھی وہ کوئی عقیدہ نہیں تھا۔ اُنہوں نے یسُوع کے علاوہ وہاں، کوئی چیز نہ پائی اور یسُوع مجسم کلام ہے۔

یہی خیمہ جو باغ عدن کے اندر تھا، یہ کیسی اچھی بات ہے۔ جب خُدا نے باغ عدن کے اندر اپنی کلیسیا، یا اپنے لوگوں کوقلعہ بند کیا،تو وہاں ایک ہی دیوار تھی؛ اور وہ کلام تھا۔ جسکے پیچھے، وہ محفوظ تھے، اُنکی ایک ڈھال اور ایک ہی سپر تھی، کیونکہ خُدا جانتا تھا شیطان کو کونسی چیز شکست دے گی، اور وہ چیز کلام تھا۔

(45) یسُوع نے یہی کیا۔ ’’کلام یہ کہتا ہے؛ یوں لکھا ہے۔‘‘ اور شیطان کلام کو بیان نہیں کر رہا تھا، بلکہ استر لگانے کی- کی کوشش کر رہا تھا؛ وہ اس پر استر لگا رہا تھا۔ لیکن یسُوع نے کہا،’’یہ بھی لکھا ہے،‘‘ اب، ہمیں اسی کلام کے ساتھ قائم رہنا چاہیے!

(46) اور یہ چھوٹا خیمہ، پطرس، یعقوب، اور یوحنا؛ یسُوع، موسیٰ، اور ایلیاہ پر مشتمل تھا۔ اور اس خیمہ میں اُنہوں نے آسمانی لشکر کے سائے، یا آگ کے ستون کو دیکھا جس نے خُداوند یسُوع کی صورت تبدیل کر دی۔ اور پھر جب وہ تنظیم بنانے کیلئے تیار ہو گئے، ایک شریعت کیلئے، نبیوں کیلئے، اور وغیرہ وغیرہ، تو آواز نے مخاطب کر کے کہا،’’یہ میرا پیارا بیٹا ہے؛ تم اسکی سُنو۔‘‘ اور، جو حکم اُنہیں دیا گیا بالکل ویسا ہی تھا، جیسا عدن میں دیا گیا تھا،’’کلام کے ساتھ کھڑے رہو!‘‘ خُدا کے لوگوں کیلئے یہی اُسکا خیمہ ہے۔

(47) موجودہ زمانہ، اس قسم کا دکھائی دے رہا ہے، جس میں لوگ خیمہ سے دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہر ایک بات میں، وہ دُور ہوتے جا رہے ہیں۔

(48) آپ جانتے ہیں، کچھ عرصہ پہلے مجھے بتایا گیا تھا کہ، انہوں نے جیٹ ہوائی جہاز بنالیا ہے، جس کی......آواز سے، کھڑکیاں گونج اُٹھتی ہیں۔ اور اب ہم ہر طرف اُنکا شور سُن رہے ہیں، اور جب جہاز بہت تیز رفتار میں ہوتا ہے تو یہ اپنی ہی آواز یعنی آواز کی حد سے آگے نکل جاتا ہے۔ اور جب یہ اپنی آواز کی حد کو پار کر لیتا ہے، تو پھر وہ آواز کچھ بھی کرنے کیلئے غیر محدود ہو جاتی ہے۔

اور میرے خیال کے مطابق، ہمارے لئے یہاں بھی، ایک سبق موجود ہے۔ جب ہم خُدا کے کلام میں اپنی آواز کی حد سے آگے نکل جاتے ہیں، خُدا کے کلام میں، تو یہ غیر محدود ہو جاتی ہے، تو پھر خُدا انسان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے، جو خیمہ سے باہر جانے کیلئے تیار ہو، انسانی خیمہ سے، جو یہ

ہے۔اب، ہم خیمہ سے باہر نکلنے کے،مناظر دیکھ رہے ہیں،اس سے باہر نکلنا۔

(49) میں دیکھ رہا ہوں، شیطان بھی، اپنے لوگوں کو سمجھ کے خیمہ سے- سے- سے- سے،اور- اور جانچ کے خیمہ سے باہر لے جا رہا ہے۔ شیطان کسی اور راستے سے لوگوں کو باہر لے جاتا ہے؛ خُدا اپنے لوگوں کو دوسرے راستے سے خیمہ سے باہر لے جاتا ہے۔ شیطان لوگوں کو عقل و شعور سے دُور لیکر جا رہا ہے۔اور جب لوگوں کو اس مقام پر......اور لوگ اس زمانے میں ایسے کام اور عمل کر رہے ہیں، اور اخلاقیات کی اوڑھ میں انہوں نے ایسے کام کرنے شروع کر دیئے ہیں۔اور یہ میری سمجھ سے باہر کہ، ایک آدمی کس طرح اپنی بیوی کو اسطرح کا لباس پہنوا کر باہر لے جاتا ہے،اور جب کوئی اُسکی توہین کرتا ہے تو اُسے مارتا ہے۔ یہ بات شعور کی حد سے باہر ہے۔اسے اس سے بہتر سمجھ ہونی چاہیے۔ یہ شعور سے باہر ہے! رُکنے کا مقام کہاں ہے؟

(50) میرا یہ سوال، اپنے ہم عمر مردوں اور عورتوں سے ہے۔اگر میری ماں یا آپکی ماں، آج سے پچاس سال پہلے، آج کل کا نیم برہنہ لباس یا نہانے کا لباس پہن کر باہر نکلتی، تو آپ اُسے کیا، کہہ کر پکارتے؟ قانون انہیں، فوراً گرفتار کر کے، پاگل خانے بھیج دیتا۔اگر کوئی عورت بالائی لباس پہنے بغیر گھر سے نکلتی، تو اُسے پاگل خانے کا مُنہ دیکھنا پڑتا، کیونکہ اُسکا ذہن خراب گنا جاتا۔اگر اُس زمانے میں ایسے کاموں کو ذہنی خرابی سمجھا جاتا تھا۔تو اب بھی یہ پاگل پن کا شکار ہیں۔اب بھی شعور کی کمی ہے، یہ دانش کے خیمہ سے باہر؛ گندگی میں جانا ہے!

(51) اور جب کوئی آدمی سگریٹ پیتا ہو اور ڈاکٹر اُسے ثبوت دکھائے کہ اسکی وجہ سے ہزاروں لوگ ہر سال مر رہے ہیں، اور وہ پھر بھی سگریٹ پیتا رہے، تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس آدمی کے ذہن کے ساتھ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔

اور جب کسی آدمی کو ذہنی مسئلہ ہوتا ہے اور وہ......اپنے ذہن کو قابو نہیں کر پاتا، تو وہ پورے ملک کے، ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے، تاکہ اپنا مسئلہ حل کر پائے۔لیکن جب وہ شراب خانے میں کھڑے ہو کر، یا کار میں بیٹھ کر اُس وقت تک شراب پیتا ہے؛ جب تک مکمل پاگل نہ ہو جائے، تو اسکا مطلب ہے وہ خود کو اس میں دھکیلنے کیلئے پیسہ خرچ رہا ہے۔اور اگر وہ شراب کے زہر کے علاوہ، اس

مصیبت میں مبتلا ہو،تو وہ اس خرابی کے علاج کیلئے اپنا سارا پیسہ خرچ کر دیتا ہے۔ یہ شعور کے مطابق نہیں ہے۔

(52) اگر شہر کے اوپر کوئی باز کا بچہ پرواز کرر ہا ہو،اور میں رائفل لیکر اپنے صحن میں نکلوں،اور باز پر گولی چلا دوں تو دس منٹ کے اندر اندر، مجھے جیل میں ڈال دیا جائیگا۔وہ مجھے امن عامہ کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کرلیں گے،'' کیونکہ- کیونکہ میں نے شہری حدود میں؛ اسلحہ استعمال کیا ہے اور ہوا میں گولی چلا کر؛ لوگوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالا ہے۔'' وہ کہیں گے، ہوسکتا ہے،تم کسی آدمی کو مار ڈالتے۔'' اور اُسکی زندگی ختم ہو جاتی۔''

اور دوسری طرف وہ ایک آدمی کے ہاتھ میں اتنی شراب فروخت کر دیتے ہیں کہ وہ پی کر متوالا ہو جاتا ہے،اور اُسے کار میں بٹھا دیا جاتا ہے جو کسی پورے گھرانے کو قتل کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔اور جب وہ پکڑا جاتا ہے تو پانچ ڈالر ادا کر دئے جاتے ہیں۔ پہلے سے تیار کردہ قاتل! دنیا کو کیا ہو گیا ہے؟ کہیں پر خرابی موجود ہے۔

(53) اب،'' خیمہ گاہ سے باہر جانا،'' عقل،اور شعور سے دُور ہونا ہے۔

آپ غور کریں، ہمارے سیاستدان سکولوں میں بائبل پڑھانے کے متعلق کچھ نہیں کہیں گے۔وہ خوفزدہ ہیں ۔ وہ نہیں جانتے کہ ہوا کا رُخ کس طرف ہے۔وہ نہیں جانتے کہ اُنہیں کوئی ووٹ، ملے گا یا نہیں۔ہمیں ایک اور ابرہام لنکن کی ضرورت ہے۔ہمیں ایک اور جان کوئنسی ایڈم کی ضرورت ہے۔ہمیں کسی ایسے آدمی کی ضرورت ہے، جو ہوا کے رُخ کی پروا کئے بغیر، ایمانداری سے انکے گناہ ثابت کرے۔

(54) آج، کے زمانے کے کسی تنظیمی منادکو،آپ کلام کی سچائی دکھا بھی دیں،تو اُسکی سمجھ میں نہیں آئیگی کہ اُسے کیا کرنا ہے۔اُسے خدشہ ہوتا ہے کہ اُسکا راشن بند نہ ہو جائے۔ہمیں ایسے مرد وخواتین کی ضرورت ہے جو انجیل میں مضبوط ہوں،ایسے لوگ چاہئیں جو کھڑے ہو کر انکے گناہ بتا سکیں، جو بتائیں ٹھیک کیا ہے اور غلط کیا ہے،خُدا کا کلام درست ہے یا تنظیمیں۔

(55) یسُوع نے کہا،'' ہر ایک آدمی کا کلام جھوٹا ٹھہرے اور میرا کلام سچا۔آسمان اور زمین ٹل

جائینگے لیکن میرا کلام ہرگز نہ ٹلے گا۔"

(56) پس، آپ دیکھتے رہیں، کہ وہ جواب کی تلاش میں، خیمہ گاہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔ ہم...... جب وہ...... اُنہیں خدا کے کلام کے خیمہ سے الگ ہونے کیلیئے قائل کر لیتا ہے، جسطرح اُس نے حوا کے ساتھ باغ عدن میں کیا، اُسی طرح شیطان آج بھی کر رہا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں۔ لوگ اُصولوں اور عقیدوں سے قائل ہو کر خیمہ سے دُور ہو گئے ہیں، اور اب عقائد اور اصول ہی اُنکا خیمہ بن چکے ہیں۔ انکا بھی ایک خیمہ ہے جو انہیں شیطان کے خیمے میں داخل کرتا ہے۔ اُسکا خیمہ تعلیم، علمِ الٰہیات، کام، ڈاکٹر کی ڈگری، علم، پُرکشش لوگ، اور ہر وہ چیز ہے جو خُدا کے کلام کے خلاف ہے۔ اور خُدا کے لوگوں کیلیئے بھی خُدا کا ایک خیمہ ہے۔ اور تنظیموں کا بھی ایک خیمہ ہے۔

(57) تین ہزار سال پہلے، کوئی بھی انسان خُدا سے کہیں بھی ملاقات کر سکتا تھا۔ خدا کے ساتھ ملاقات انسان کیلیئے عام سی بات تھی۔ لیکن آج یہ اُس سے کیوں ملاقات نہیں کر پاتے؟ اب سے تین ہزار سال پہلے لوگوں کی نسبت، آج دنیا میں لاکھوں گنا زیادہ لوگ ہیں، لیکن اب خدا کوئی قدیم، تاریخ بن چکا ہے جس کے بارے میں بات کی جاتی ہے۔ اب خدا ایک آدمی کی صورت میں انہیں نہیں ملتا، جیسے بہت عرصہ پہلے تھا، جیسے میں نے کہا کوئی تین ہزار سال پہلے۔ اب یہ نہیں مل سکتے۔ اب خُدا کی ملاقات انسان کے ساتھ عام نہیں رہی۔ اگر کوئی شخص اسکے متعلق بات کرے، تو اُسے پاگل مانا جاتا ہے، جو اپنا ذہن کھو بیٹھا ہو۔ اب یہ سلسلہ انکے لئے انوکھا ہو چکا ہے!

(58) ابرہام اور اُسکے خیمہ کا، سلسلہ ایسا تھا کہ، تقریباً روز ہی ابرہام خُدا سے ملاقات کر لیتا تھا۔ وہ خدا کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔ اور بس یہی نہیں، بلکہ جب جرار میں، وہ عارضی قیام کیلیئے گئے؛ تو ہم دیکھتے ہیں کہ، وہاں خُدا ابی ملک کے خیمہ میں داخل ہو گیا، اور وہ ایک فلستی تھا۔ یہ بڑی عام سی بات تھی۔ وہ خُدا کی حضوری کے خیمہ میں رہتے تھے۔

اور آجکل، یہ اپنے خیموں میں رہ رہے ہیں، اور خُدا کے خیمے کے ساتھ انکا کوئی تعلق نہیں رہا۔ یہ اسکے ساتھ کوئی واسطہ رکھنا نہیں چاہتے ہیں، کیونکہ یہ دنیا کی نظر میں مذہبی جنون ہے۔ یہ انکے لئے پاگل پن ہے۔ لیکن، یاد رکھیں، جب خُدا نے اپنا پہلا خیمہ تیار کیا، تو اُس نے اُنہیں اپنے کلام کے

ساتھ قلعہ بند کردیا۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے۔ لیکن، لوگ اب، اپنے خیموں، میں ایسا نہیں کررہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خُدا کے متعلق بہت کم سنتے ہیں۔ اب، میں ایمان رکھتا ہوں کہ- کہ خیمہ......

(59) جیسا موسیٰ تھا، خُدا کیسے اُسے بیابان میں ملا۔ موسیٰ کے پاس بھی ایک خیمہ تھا، جب وہ اپنے سُسر یترو، کی بھیڑیں بیابان میں چراتا تھا۔ اور ایک دن، اس بوڑھے اسی سالہ گڈریے نے، ایک روشنی، یا آگ کے ستُون کو، جلتی ہوئی جھاڑی میں دیکھا۔ اور وہ شخص خُدا سے ملا؛ جو خُدا سے بھاگا ہوا شخص تھا۔

اور اگلے دن یوں ہوا۔ بعض اوقات خدا سے ملاقات کے بعد آپ خلاف معمول کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ موسیٰ کے کام بھی، اگلے روز معمول سے مختلف تھے۔ اُس نے اپنی بیوی کو، بغیر زین کے ہی گدھے پر سوار کردیا، اور اُس نے اپنے کولہے پر، بچہ اُٹھایا ہوا تھا؛ اور موسیٰ کی لمبی داڑھی تھی، اور ایک ٹیڑھا میڑھا عصا اُسکے ہاتھ میں تھا، اور وہ اپنی قوم کو بچانے، مصر کی طرف روانہ ہوگیا۔ اب، یہ ایک مضحکہ خیز نظارہ تھا!

''موسیٰ، تُو کہاں جارہا ہے؟''

''مصر میں جارہا ہوں۔''

''کس لئے؟''

(60) ''قوم کو چھڑانے کیلئے!'' وہ خُدا سے ملا تھا۔ ایک اکیلے آدمی کا حملہ تھا۔ یہ انتہائی عجیب بات تھی۔ لیکن، وہ یہ اس لئے کررہا تھا کہ، اُسکی ملاقات، خُدا سے ہوئی تھی۔ یہ ایسے ہی ہے، جیسے ایک آدمی روس کو فتح کرنے نکل پڑے؛ لیکن آپکو بھی اسی چیز کی ضرورت ہے کہ، ایک ہی آدمی خُدا کی مرضی کے ساتھ جائے۔ موسیٰ خدا کی مرضی کے ساتھ تھا۔ اُسکے ہاتھ میں ایک ٹیرھا عصا تھا؛ تلوار نہیں، بلکہ ایک لاٹھی تھی۔ خُدا، خلافِ معمول کام کرتا ہے۔

(61) لیکن، یاد رکھیں، اس کام کیلئے موسیٰ کو اپنے خیمہ سے باہر آنا پڑا، جس میں وہ رہ رہا تھا، کیونکہ وہ وہاں پوری فوج کے ساتھ جانا چاہتا تھا مگر وہ کامیاب نہ ہوتا۔ وہ مصر کی تمام، فوجوں کو لیکر بھی یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ لیکن ایک دن خُدا نے اُسے اپنے خیمہ میں بلایا۔

موسیٰ نے پوچھا ''تُو کون ہے؟''

(62) خُدا نے کہا، ''میں جو ہوں سو ہوں۔'' ''میں تھا، یا میں ہونگا'' نہیں۔ موجودہ زمانہ، ''میں ہوں! میں ابرہام، اضحاق، اور یعقوب کا خُدا ہوں۔ میں نے اپنے لوگوں کی، چیخ وپکار سُنی ہے، اور مجھے اپنا وعدہ یاد ہے۔ اور وعدہ پورا ہونے کا یہی وقت ہے۔ موسیٰ، میں اس لاٹھی کے ساتھ، جو تیرے ہاتھ میں ہے تجھ بھیج رہا ہوں۔''

(63) یہ کیا تھا؟ اب، لوگوں کی نظر میں، وہ پاگل تھا۔ مگر اُس نے کیا کیا تھا؟ وہ اپنے خیمہ سے باہر نکل آیا تھا۔ فرعون نے اُسے چالیس سال سکول کے خیمہ میں تعلیم دلوائی تھی، پر وہ ناکام رہا۔ اور موسیٰ سے اُس تعلیم کو اور تھیولوجی کو، نکالنے کیلئے خُدا کو مزید چالیس سال اور لگانے پڑے۔ اور پھر چالیس سال خدا نے اُسے اپنے کام کیلئے استعمال کیا۔

(64) خُدا اپنے بندوں کو تیار کرنے کیلئے بہت زیادہ وقت خرچ کرتا ہے۔ مگر، آپ جانتے ہیں، وہ اُس وقت تک مو...... موسیٰ کو خرچ نہیں کر سکتا تھا، جب تک وہ اُسکے اندر سے فوجی طریقہ، اور انسانی فطری طریقہ جو انسانی خیمہ کے مطابق بنایا گیا تھا نکال نہ لیتا، اور اُسے الٰہی طریقے میں نہ لے آتا۔ اور جب، وہ خُدا کے خیمہ میں داخل ہو گیا، تو خُدا نے اُسے استعمال کیا۔

(65) اب، ہم دیکھتے ہیں کہ بیابان میں کیا ہوا...... ہم دیکھتے ہیں جب وہ اُٹھ کھڑے ہوئے، اور مصر سے نکل کر، خدا کے خیمہ میں داخل ہو گئے؛ جب وہ کاہن کے خیمہ سے اور اُن سب کے درمیان سے نکل آئے جو کہتے تھے، ''یہیں رہنا ہے، ہم زندگی بھر غلام رہیں گے۔'' جب موسیٰ نبی آیا اور اُس نے ظاہر کیا کہ خُدا کے کلام کا وقت آپہنچا ہے، جو خُدا نے وعدہ کیا وہ لوگوں کو آزاد کرنے کیلئے آموجود ہوا ہے؛ تو جس خیمہ میں اُنکا بسیرا تھا اُس سے نکل کر، وہ اُس زمانے کے موعودہ کلام کے خیمہ میں آگئے۔ اُنہوں نے اُس نبی کا یقین کیا، کیونکہ ظاہر کرنے کا نشان ثابت کر رہا تھا کہ یہ سچائی ہے، اور آگ کا ستون جو اُسکے آگے آگے چل رہا تھا، یہ ثبوت تھا کہ یہ خُدا کا کلام ہے۔

(66) اب، اس خیمہ میں، معجزات، نشان، اور عجیب کام تھے۔

وہ اُنہیں نکال کر بیابان میں لے آیا۔ اُنہوں نے اپنے دنیاوی خیمہ کو چھوڑ دیا۔ اُنہوں نے

مٹی اور گارے کے خیمہ کو چھوڑ دیا۔ اُنہوں اینٹوں اور گھاس پھوس کے خیمہ کو چھوڑ دیا، اور بیابان میں چل پڑے، جہاں اناج وغیرہ نہ تھا۔ کبھی کبھی خُدا ہمیں ایسے کام کرنے کو کہہ دیتا ہے، جو ہماری اپنی نظر میں بیوقوفی ہوتے ہیں۔ اگر آپ اپنی عقل کے خیمہ کو چھوڑ دیں، تو یہی مقام ہے جہاں آپ خُدا کو پاسکیں گے۔

(67) غور کریں، جب وہ بیابان میں آگئے، جب وہ خُدا کے خیمہ کے اندر آ گئے تو وہاں معجزات اور نشان تھے۔ اب یاد رکھیں، وہ مصری خیمہ کو چھوڑ کر بیابان میں خُدا کے خیمہ میں آ گئے تھے۔ آپ کیسے جانتے ہیں یوں ہی تھا؟ کیونکہ خُدا نے کہا تھا، ''تیرے لوگ چار سو سال تک اجنبی ملک میں پردیسی رہیں گے، لیکن میں زورِ بازو سے اُنہیں نکال لاونگا، اور اُنہیں یہ ملک میراث میں دونگا۔'' وہ اپنی راہ پر گامزن تھے، اُنکے پاس ثابت شدہ آگ کا ستون تھا، ثابت شدہ نبی تھا، معجزات، اور نشان تھے، خُدا اُنکے خیمے میں تھا، اور وہ اپنی راہ پر گامزن تھے۔ اُنکے پاس آگ کا ستون تھا۔ اُنکے پاس نبی تھا۔ اُنکے پاس من تھا۔ اُنکے پاس زندگی کا پانی تھا۔ آمین! اُنہوں نے اپنا خیمہ بدلا، اور تبدیل کیا۔ اُنہیں یہ کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ مصر میں رہ کر یہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اُنہیں خدا کی قدرت دیکھنے کیلئے، اپنے خیمہ کو تبدیل کرنا پڑا۔

(68) اسی طرح آجکل کے لوگوں کو بھی اپنے تنظیمی خیمہ سے باہر آنا پڑیگا کیونکہ وہ کہتے ہیں، ''معجزات کے دن گزر چکے ہیں۔ پاک روح کے بپتسمہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں، یہ سب نوشتے غلط ہیں؛ یہ کسی اور زمانے کیلئے تھے۔'' آپکو اپنا خیمہ تبدیل کرنا پڑیگا، اس خیمہ کو چھوڑ کر ایسی جگہ آ جائیں، جہاں سب کچھ ممکن ہے۔

(69) وہ سب لوگ خیمہ کے اندر خُدا کی حضوری کو ثابت کر رہے تھے۔ اب، غور سے سنیں، موسیٰ کی وفات کے بعد، اُنہوں نے رسموں اور عقیدوں پر مشتمل انسان کا بنایا ہوا خیمہ اپنا لیا۔ اور خُدا بہت سالوں تک یہ سلوک کرتا رہا۔ خُدا اپنے خیمہ میں رہا، اور اُنکے خیمہ میں نہ گیا، کیونکہ اُنہوں نے، اپنے لئے، خود خیمہ تیار کر لیا تھا۔

(70) یاد رکھیں، جب اُنہیں مصر سے نکالا گیا، تو خُدا نے اُنہیں ایک نبی دیا، قربانی کا برّہ مہیا کیا،

اور وہ سب کچھ اُنہیں مہیا گیا جسکی اُنہیں ضرورت تھی، ایک کلام، ایک نشان، ایک معجزہ، رہنمائی کیلیئے نبی، حفاظت کیلیئے کفارہ، اور راہ دکھانے کیلیئے آگ کا ستون۔ اور جب وہ بیابان میں پہنچ گئے اور مطمئن نہ ہوئے۔ تو اُنہوں نے خود، اپنے لئے کوئی چیز بنانی شروع کردی۔ فضل نے اُنہیں سب کچھ عطا کیا تھا؛ لیکن اب وہ خود کچھ کرنا چاہتے تھے، وہ تنظیم بنا سکتے تھے، اور بحث وتکرار کر سکتے تھے، کہ کون سردار کاہن ہوگا، اور کون یہ، اور وہ، ہوگا۔ اور ایک دن، خدا نے کہا،''موسیٰ، ان سے الگ ہو جا''اور قورح کی مخالفت کی وجہ سے اُنہیں تباہ وبرباد کردیا گیا۔

(71) اب غور کریں، یہ سب نشان اور عجیب کام خُدا کی حضوری کو ثابت کرتے ہیں۔

لیکن پھر بھی انسان نے ......رسموں اور عقیدوں پر مشتمل خیمہ تیار کرلیا، یہ خُدا کے کلام کا خیمہ نہ تھا۔ بلکہ اُنکا اپنا خیمہ تھا! خُدا کو اُن سے الگ ہونا پڑا، کیونکہ خُدا کلام ہے۔ خُدا ایسی جگہ نہیں رہ سکتا جہاں لوگوں کو اُسکے کلام سے ہٹ کر کچھ سکھایا جائے۔ خُدا ایسے خیمہ میں نہیں رہ سکتا۔ وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ اور اُس نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ وہ عین اُس جگہ قیام کرتا ہے جہاں اُسکا کلام ہوتا ہے۔

(72) جب خُدا نے اُن سب لوگوں کے گروہ کا خیمہ چھوڑ دیا جن کو وہ ملک مصر سے نکال کرلایا تھا، تو پھر، وہ فقط اپنے نبیوں میں سکونت کرنے لگا، جن کے پاس خُدا کا کلام آتا تھا۔ کسی زمانے کو ظاہر کرنے کیلیئے کلام فقط نبی کے پاس آتا تھا۔ خُدا نبی کے اندر سکونت کرتا تھا، اور اُسی پر کلام کھولتا تھا۔ اسلیئے نبی لوگوں، اور اُنکے کاموں پر، لعن طعن کرتے تھے۔ اور خُدا اُنہیں اپنے احکام اور زندگی کے طور طریقے سکھاتا تھا۔ لوگ ہمیشہ نبی کی مخالفت کرتے تھے، اور اُسے اذیت دیتے تھے، اور بالآخر اُسے سنگسار کرتے یا آرے سے چیر کر ٹکڑے ٹکڑے کردیتے تھے، اور اسطرح اپنی جان چھڑواتے تھے۔

(73) یسُوع نے کہا،''کون سے نبی کو تمہارے باپ دادا نے قتل نہیں کیا؟ کونسا راستباز ہے، جسے اُنکی طرف بھیجا گیا؟''اور کہا،''تم اپنے باپ کے سے کام کرتے ہو۔''وہ یہ الفاظ کمیونسٹ لوگوں سے نہیں کہہ رہا تھا۔ وہ کاہنوں، تنظیمی لوگوں، فریسیوں اور صدوقیوں سے کہہ رہا تھا۔ اور میرا خیال ہے، آج رات بھی اُس کی آواز انکے لئے بہت زیادہ تبدیل نہیں ہوئی ہے، بلکہ انکے لئے، کچھ اور سخت ہوگئی ہے۔

(74) اب، ہم دیکھتے ہیں کہ تب خُدا اپنے نبیوں میں سکونت کرنے لگ گیا۔ اور وہ دوسروں کیلئے بیگانہ ہوگیا، کیونکہ وہ اپنے کلام کو ثابت کرنے کیلئے اپنے کلام ہی میں سکونت کرتا ہے۔ بائبل فرماتی ہے کہ، وہ اپنے کلام کو ثابت کرنے کیلئے اُس پر نظر رکھتا ہے۔ وہ کسی شخص کی تلاش کرتا ہے۔

چاہے اُسے سمسن جیسا، آدھے دل والا شخص مل جائے۔ سمسن نے اپنی قوت تو خُدا کیلئے صرف کی لیکن، اپنا دل دلیلہ کو دے دیا۔ اور ہم، آج، اکثر ایسا ہی کر رہے ہیں۔ ہم سب کچھ خدا کو نہیں دیتے، بلکہ کچھ حصہ دیتے ہیں۔ لیکن، خُدا ہم سے سب کچھ چاہتا ہے۔

(75) یہ بیمہ پالیسی کی طرح ہے، جب آپ بیمہ پالیسی لیتے ہیں، تو آپکو مکمل تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ بابرکت بیمہ بھی ہمارے لئے یہی کچھ کرتا ہے۔ یہ مکمل تحفظ کی پالیسی ہے۔ یہ ہماری موجودہ زندگی، مُردوں میں سے جی اُٹھنے، اور ابدی زندگی کیلئے ہے۔ اس میں ہماری تمام ضروریات موجود ہیں۔

(76) غور کریں، خُدا چار سو سال تک اُنکے خیمہ سے باہر رہا۔ کیوں؟ کیونکہ اب اُسکا کوئی نبی نہ تھا۔ ملاکی نبی، سے لیکر یوحنا نبی، تک اسرائیل کے پہئے نے چار سو سال تک ایک چکر بھی نہ کھایا تھا۔ خُدا خیمہ سے باہر تھا۔ اُنہوں نے اپنے عقیدوں، اپنی خود غرضی، اور کلام کی مخالفت کی وجہ سے اُسے باہر نکال دیا تھا۔ وہ چار سو سال تک کلام کے بغیر رہے! خُدا ایک نبی سے، دوسرے نبی، کی طرف سفر کرتا رہا، اور آخری نبی ملاکی تھا، اور اسکے بعد چار سو سال تک کوئی نبی نہ آیا۔

(77) اور پھر خُدا دوبارہ منظر پر آ گیا۔ ایک مرتبہ پھر وہ اُنکے درمیان چل پھر رہا تھا، لیکن اُنکی رسومات نے اسطرح جگہ لے رکھی تھی، کہ وہ اُنکے درمیان اجنبی ثابت ہوا۔ اُنکے باپ دادا کی روایات تھیں، جیسے کہ برتن دھونا، اور۔اور بالوں کو سنوارنا، اپنے کوٹ پر خاص قسم کے بٹن لگانا، اور کاہنوں۔کاہنوں کے خاص قسم کے چوغے؛ کوئی۔کوئی اُن میں کٹر فریسی تھا، کوئی اُن میں صدوقی تھا۔ ان چیزوں نے اُنکے درمیان کلام کی جگہ لے رکھی تھی، یہاں تک، جب خُدا اُنکے درمیان آیا، تو وہ اجنبی تھا۔

(78) میں یہ محبت اور احترام میں کہتا ہوں کہ، ہمیں اپنے گھر پر بھی نظر ڈالنی چاہیے۔ کیونکہ آج

بھی یہی کچھ ہے۔اور ذرا بھی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ جب خُدا اپنی قدرت اور ظہور کے، ساتھ لوگوں میں یہ ثابت کرنے آتا ہے کہ، اُسکا کلام کل، اور آج، بلکہ ابدتک یکساں ہے،' کیونکہ وہ کلام ہے، تو لوگ اسے، ''نجومی، بعلزبول، جیز زاونلی،'' یا- یا اس قسم کی کوئی اور چیز کہتے ہیں۔ آپ کسی نہ کسی طبقے میں ضرور ہوتے ہیں، لیکن طریقہ وہی ہوتا ہے۔

دیکھیں، ہمارے درمیان تقریباً دو ہزار سال سے کوئی نبی نہیں آیا۔ آپ جانتے ہیں، غیر قوموں کو کوئی نبی نہیں ملا؛ لیکن آخری زمانے کیلیئے ایک نبی کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اب، یہ بات ہم، کلام کے مطابق جانتے ہیں۔ اور، تاریخ کے مطابق بھی، ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا ہے۔

(79) اب، چار سو سال بعد، خُدا اُنکے درمیان چل پھر رہا تھا۔ کلام مقدس کے مطابق، اُسے مجسم ہوکر اُنکے درمیان قیام کرنا تھا۔ ''اُسکا نام عجیب، مشیر، خُدائے قادر، ابدیت کا باپ، اور سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔''

اور جب وہ لوگوں کے درمیان آیا، تو اُنہوں نے کہا، ''ہم اس شخص کو اپنے اوپر حکومت کرنے نہیں دینگے! اسکے پاس کس-کس رفاقت کا کارڈ ہے؟ اسے کس تنظیم نے بھیجا ہے؟'' اُس سے کوئی تعاون نہ کیا گیا۔ وہ جس چرچ میں بھی گیا، اُسے باہر نکال دیا گیا۔ اُنہوں نے اُسکے ساتھ کوئی ناطہ نہ رکھا، کیونکہ وہ اُن میں سے نہ تھا۔

اور جیسا اُس وقت تھا، ویسا ہی اب ہے! بائبل کہتی ہے، لودیکیہ کے چرچ نے اُسے باہر نکال دیا ہے، اور وہ اندر آنے کیلیئے دروازہ پر دستک دے رہا ہے۔ کہیں پر کوئی خرابی موجود ہے۔

(80) اب، ایسا کیوں ہوا؟ کیونکہ اُنہوں نے اپنا خیمہ بنالیا تھا۔ اگر وہ کلام کو جانتے، تو یہ بھی جانتے کہ، یسُوع کون تھا۔ یسُوع نے کہا، ''اگرچہ......تم کتابِ مقدس میں ڈھونڈتے ہو، کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ تمہیں اس میں ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو بتاتا ہے کہ میں کون ہوں!'' کلامِ مقدس یہی کچھ کہتا ہے۔ اب، ''یہ میری گواہی دیتا ہے۔ اور اگر میں وہ کام نہیں کرتا جنکا وعدہ کیا گیا تھا کہ میں کروں گا، اگر میں اپنے باپ سے کام نہیں کرتا، کلام......'ابتدا میں کلام تھا، کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔' اب، اگر میں وہی شخص ہوں، تو کتابِ مقدس

سے تلاش کرو کہ کون سے کام میں نے کرنے ہیں۔اور اگر میرے کام معیار پر پورے نہ اُتریں؛ جنکی گواہی کلام دیتا ہے،اور باپ خود میری گواہی دیتا ہے،اور اگر میرے کام ثابت نہ کریں کہ میں کون ہوں تو پھر میں غلط ہوں۔'' یہ سچ ہے۔''اگر تم میرا یقین نہیں کرتے ،تو کلام کا ہی یقین کرو۔'' اُس نے کہا،''یہ کام کلام سے ہوتے ہیں۔''

(81) دیکھیں، وہ اُنکے درمیان اجنبی تھا۔وہ اُسے نہیں جانتے تھے۔''خیر،ہم اس شخص سے کوئی واسطہ نہیں رکھیں گے، یہ ایک عجیب شخص ہے، جوایک اصطبل میں پیدا ہوا تھا۔'' وہ یہ مانتے تھے کہ اس بچے کی پیدائش سے پہلے، اسکے پیدا ہونے سے قبل اسکی ماں...... یایوں کہہ لیں، اسکی پیدائش غیر قانونی تھی۔اور پھر، یہ بھی کہ، اسکی ماں نے اسکی پیدائش سے پہلے یوسف کے ساتھ شادی کرلی تھی، اور یوسف نے بھی اُسکے یہ داغ کو دھونے؛ اور اُسکے کردار کو چھپانے کیلیئے، اُس سے شادی کی تھی۔''غیر قانونی پیدائش کی وجہ سے، یہ عجیب قسم کا شخص ہے،اور اسی سبب سے وہ تھا۔''

اور جب وہ منظر پر آیا،تو اُس نے کیا کیا؟ اُس نے اُنکے عقیدوں کو، چیر پھاڑ کرر کھ دیا،اور اُنکے تختے اُلٹ دیئے،اور اُنہیں مار مار کر ہیکل سے نکال دیا،اور کہا،''لکھا ہے!'' آمین !اور لکھا ہی بتا سکتا تھا کہ وہ کون ہے۔''لکھا ہے!''

(82) خیر، وہ اس قسم کے شخص سے کوئی واسطہ نہیں رکھ سکتے تھے۔لیکن اپنے دل کی گہرائیوں سے جانتے تھے کہ، وہ کون تھا، اسلیئے نیکُدیمس نے صاف الفاظ میں اُس سے کہا،''ربی ،ہم ،فریسی، جانتے ہیں کہ تُو خُدا کی طرف سے اُستاد ہوکر آیا ہے، کیونکہ جو کام تُو کرتا ہے کوئی شخص نہیں کرسکتا جب تک خُدا اُسکے ساتھ نہ ہو۔'' پھر اُنہوں نے اُسکا اقرار کیوں نہ کیا؟ اسلیئے کہ اُنکے خیمے کی حدود مقرر تھی۔وہ اُسے خیمے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے،اور نہ ہی کسی کو اندر سے باہر جانے کی اجازت دے سکتے تھے۔اُنکا اپنا خیمہ تھا۔اسلیئے نیکُدیمس رات کے وقت اُسکے پاس آیا، جبکہ دروازے بند تھے۔اور اُس نے دیکھا کہ وہ اس وقت، اُس سے مل سکتا ہے۔

(83) جی ہاں، یہی کچھ اب ہے!وہ...... انکے لئے اجنبی ہے،ایک پردیسی ہے۔اور یہ اس بات کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔''یہ کیسے ممکن ہے،اور وہ کیسے ممکن ہے؟'' جبکہ، کلام خود گواہی دے رہا ہے کہ یہ

عین وہی کچھ ہے جو آج کے دن کیلیئے مقرر تھا۔ کیسے، ہم اس میں سے، بار بار گزر جاتے ہیں، لیکن یہ سچائی ہے۔

(84) اُنکے اپنے، خیمہ میں، ''وہ ایک جنونی، روایات کو توڑنے والا، ہر چیز میں ابتری پھیلانے والا، ایک نجومی، ارواح پرست، اور 'بعلزبول تھا' وہ اُنکے لئے یہی کچھ تھا۔''

اور میرا خیال ہے، کہ اگر آج وہ، ہمارے درمیان آجائے، تو وہ ہمارے لئے بھی یہی کچھ ہوگا۔ کیونکہ، ہمارے پاس بھی روایات، اور تنظیمیں ہیں، یہاں تک ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بھی نہیں چل سکتے۔ کیوں؟ کیونکہ اکھٹا ہونے کیلیئے، بس ایک ہی جگہ ہے، اور وہ بہائے ہوئے خون کے نیچے ہے۔ وہ خون زندگی کے بیج کے طور پر، بہایا گیا تھا، تاکہ کلام کے بیج کو، بارور کرے۔ اس سے باہر، ہماری تنظیمی حدیں ہمیشہ لوگوں کو دُور رکھیں گی۔

(85) لیکن وہ آج بھی اجنبی ہوگا۔ اُسے یہی کچھ کہہ کر پکارا جائیگا۔ اُسے خیمے سے، باہر نکال دیا جائیگا۔ اور کیا آپکو...... علم ہے کہ وہی بائبل جس نے کہا تھا وہ آدمیوں میں رد ہوگا، ''وہ مردِ غمناک، اور رنج کا آشنا تھا، ''اُنہوں نے اُسے رد کردیا،'' اور ہم نے اُسے خُدا کا مارا کُوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔'' یہی کتابِ مقدس جس نے یہ بتایا تھا۔ یہ وہی نبی تھا جس کے وہ گیت گاتے تھے، ''اے میرے خُدا! اے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ میں اپنی سب ہڈیاں، گن سکتا ہوں۔ وہ میرے ہاتھ اور پاؤں چھیدتے ہیں۔'' جب وہ ہیکل میں یہ زبور گا رہے تھے؛ اور قربانی دے رہے تھے، اور اپنے خیال کے مطابق جس خُدا کی وہ خدمت کررہے تھے، اُسے ہی وہ مصلوب کررہے تھے۔

پس آج بھی ویسا ہی ہے، یہ وہی خُدا ہے!

(86) دیکھیں جب عاموس نبی، سامریہ میں آیا، تو اُس نے کیا کہا۔ جب وہ اُس گنہگار شہر میں آیا، تو اُسے دیکھ کر اُسکی آنکھیں قہر سے بھر گئیں، اُس نے دیکھا کہ عورتیں، بازاروں میں مردوں کے ساتھ لیٹی ہوئی ہیں، یہ جدید امریکہ ہے۔ جب اُس نے یہ سب دیکھا، تو اُسکی آنکھیں دھنگ رہ گئیں۔ کوئی شخص اُس کو قبول کرنے کیلیئے تیار نہیں تھا۔ اُس کے پاس کوئی رفاقتی کارڈ نہ تھا۔ اُسے خدا نے بھیجا تھا۔ کیا لوگوں نے اُسکا پیغام سُنا؟ نہیں، اُنہوں نے اُسکا پیغام نہ سُنا۔ لیکن اُس نے نبوت کی،

اور کہا، ’’جس خُدا کی خدمت کا تم دعویٰ کرتے ہو وہی خُدا تمہیں تباہ و برباد کریگا۔‘‘

اور میں، خُداوند یسُوع مسیح کے نام میں کہتا ہوں: یہ قوم جو مذہبی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، اور جس خُدا کی خدمت کا دعویٰ کرتی ہے، وہی خُدا انکی ناراستی کی وجہ سے انہیں تباہ و برباد کر دیگا۔ وہ ہر ایک تنظیم کو روئے زمین سے مٹا ڈالیگا جسکی خدمت کرنے کا یہ دعویٰ کرتیں ہیں۔

(87) پس، غور کریں، یسُوع نے اُنہیں ملامت کی، اور اُنہوں نے اُسے اپنے خیمے سے باہر نکال دیا۔ ’’یسُوع نے خیمے کے باہر دکھ اُٹھایا۔‘‘ اُنہوں نے اُسے، اپنے خیمے سے باہر، دُور نکال دیا۔

(88) ہم دیکھتے ہیں بائبل فرماتی ہے، آخری دنوں میں لودیکیہ کے زمانے میں، وہ پھر یہی کچھ کرینگے۔ وہ اُسے خیمہ سے باہر نکال دیں گے۔

اب غور کریں، اب یہ اختتام کے بارے میں کہا گیا ہے۔

’’وہ اُسے خیمہ سے باہر نکال دیں گے،‘‘ جہاں قربانیاں جلائی جاتی ہیں۔ اور مسیح اسی مقام کیلئے لئے تھا۔ کیونکہ وہ قربانی تھا۔

(89) بھائیو اور بہنو، کیا آپکو معلوم ہے کہ، آپ میں سے ہر ایک کو قربان ہونا چاہیے؛ آپکو خُدا کی قربانی بننا چاہیے؛ اور دنیا کی چیزوں کو قربان کر دینا چاہیے؛ آپکو اپنی دنیاوی خواہشیات قربان کر دینی چاہئیں؛ کیا آپکو دنیاوی چیزیں قربان کرنی چاہئیں؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ لوگ ایسا نہیں کریں گے؟

(90) آپ جانتے ہیں، بھیڑ کے پاس، ایک چیز کے علاہ کچھ نہیں ہے، اور وہ ہے اون۔ اور، اب، اُسے اون ایک سال پیدا کرنے کیلئے یا اگانے کیلئے نہیں کہا گیا ہے۔ اُس نے اُسے اُون۔ ......کی پیداوار کرنے کو کہا ہے۔

ہمیں کوئی کام مصنوعی طور پر کرنے کیلئے نہیں کہا گیا ہے۔ بلکہ روح کے پھل ہمارے اندر سے پیدا ہونے چاہیے۔ یہ چیز بھیڑ کے اندر ہوتی ہے، یہ وہ چیز ہے، جو اندر ہوتی ہے، اور اون باہر کی طرف نکلتی ہے۔ جب کوئی شخص مسیح کو اندر سے قبول کرتا ہے، تو یہ اُسے باہر سے مسیح کی مانند بنا دیتی ہے، یہ کوئی مصنوعی لبادہ نہیں ہے۔

(91) خیر، ہم دیکھتے ہیں جب یہ ظاہر ہوتا ہے، اور جب مسیح واپس آتا ہے، تو اسکے ساتھ کیا سلوک

کیا جاتا ہے؟ بالکل اُسی طرح جیسے آغاز میں ہوا تھا۔ اور جیسا ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔

(92) پس، مسیح نے اُنہیں اسطرح ملامت کی، کہ وہ اُسکے خیمہ سے دُور ہو گئے، اور اُسے گنہگار ٹھہرایا، حالانکہ، ''وہ ہماری خاطر گناہ بنا۔''

(93) اب، سینکڑوں سال بعد، جی، تقریباً دو ہزار سال بعد، وہ پھر اپنے کلام کے وعدے کے مطابق، آخری دنوں میں خیمہ گاہ کا دورہ کریگا۔ اور اُس نے یہ پورا کیا ہے۔ اُس نے دوبارہ خیمہ کا دورہ کیا ہے۔ اُس نے اپنے اس زمانے کے کلام کے ظہور میں، خیمہ کا دورہ کیا ہے۔

جس طرح وہ اُس وقت خیمے میں آیا تھا، جیسے اُس نے موسیٰ کے زمانے میں کیا تھا۔ وہاں موسیٰ کام نہیں کر رہا تھا؛ موسیٰ تو ایک انسان تھا۔ سب کچھ کرنے والا مسیح تھا۔

(94) یوسف کی زندگی، کو دیکھیں؛ وہ اپنے باپ کا پیارا تھا، اور اُسکے بھائی اُس سے نفرت کرتے تھے، کیونکہ وہ غیب بین تھا۔ وہ اُس سے بے سبب، نفرت کرتے تھے۔ اور اُس سے نفرت کی بس یہی ایک وجہ تھی۔

اور یہ عین آج کے، زمانے کی تصویر ہے۔ کلیسیا پھر، روحانی چیزوں سے، نفرت کر رہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ، اُسے تیس سکوں میں فروخت کر دیا گیا۔ اُسے مُردہ سمجھ کر لے جایا گیا اور قید میں ڈال دیا گیا؛ جیسے صلیب پر یسُوع کے ساتھ ہوا۔ قید میں ایک شخص مارا گیا، اور ایک شخص بچ گیا؛ اور یوسف کو وہاں سے نکال کے سیدھا فرعون کے دہنے ہاتھ پہنچایا دیا گیا۔ اور بالکل اسی طرح یسُوع کے ساتھ ہوا۔

(95) ایک مرتبہ داؤد روتا ہوا، گلیوں میں سے گزر رہا تھا، وہ رد کیا ہوا بادشاہ تھا؛ اور یروشلیم کے پہاڑ پر، روتا ہوا جا رہا تھا۔ وہ داؤد نہیں تھا۔ وہ تو ابنِ داؤد تھا، جو کچھ سو سالوں بعد، اُس پہاڑ پر کھڑا رو رہا تھا، کیونکہ وہ اپنے ہی لوگوں کا رد کیا ہوا بادشاہ تھا۔ یہ ہمیشہ سے مسیح ہے۔

اور، آج، کے زمانے میں جب یہ نبوت کی گئی ہے کہ مسیح کو واپس خیمہ میں آنا ہے، تو آپ جانتے ہیں کیا ہوگا؟ اب بھی اُسی طرح ہوگا جیسے پہلے ہوا تھا۔ کلام کو پورا کرنے کیلئے ایسا ہی ہونا ہے،

جیسا کلام نے وعدہ کیا ہے ویسا وہ کریگا۔

(96) اب یاد رکھیں، مسیح نوح کے زمانے میں بھی تھا۔ وہ مسیح تھا، ''یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے،' وقت کا رد کیا ہوا کلام۔

(97) غور سے سُنیں، یسُوع مکاشفہ تین باب، کی نبوت کے مطابق، وہ آخری زمانے میں اُسی طرح آئیگا، جسطرح اُس نے اپنے آنے کے متعلق وعدہ کیا تھا۔ اور اُس نے کلیسیا کو کیسا پایا؟ ''امیر، کسی چیز کی محتاج نہیں۔'' ''اور ملکہ بن بیٹھی ہے، وہ کسی غم کو نہ دیکھے گی۔'' ''اسلئے اُس نے یسُوع کو کلیسیا سے باہر نکال دیا ہے،'' کیونکہ وہ اسکی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتی ہے۔ یسُوع ایک بار پھر خیمہ سے باہر ہو گیا ہے۔ لیکن اس کلیسیا کو معلوم نہیں کہ وہ اندھی، اور ننگی، اور کمبخت ہے؛ اور یہ جانتی تک نہیں۔

(98) پھر، اگر وہ دوبارہ اُسی طرح آتا ہے جس طرح پہلے آیا تھا، تو وہ اُس ہر عورت کو ملامت کریگا جو بے حیا لباس پہنتی ہے۔ وہ ہر اُس عورت کو ملامت کریگا، جو بال کٹواتی ہے، اور میک اپ کرتی ہے، اور ہر اُس مرد کو ملامت کریگا جو اپنی بیوی کو ایسے کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ ہر تنظیم کو چیر پھاڑ دیگا، اور ہمارے ہر ایک عقیدے، کو توڑ پھوڑ دیگا۔ کیا آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایسا کریگا؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] وہ یقیناً کریگا۔ یہ سچ ہے۔

(99) لیکن لوگ اُسکے ساتھ کیا کریں گے؟ اُسے خیمہ سے باہر نکال دینگے۔ یقیناً وہ اُسکے ساتھ تعاون نہیں کرینگے۔ نہیں، جناب!

(100) اب ہم دیکھتے ہیں، جیسا بائبل نے کہا ہے، اور آج، یسُوع دوبارہ خیمے سے نکال دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ یکساں رہتا ہے، کلام، کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

(101) وہ- وہ اسے قبول کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے اسے پھر، اپنے اتحاد کے ذریعے رد کر دیا ہے۔ وہ آج بھی اُس چیز کو اہمیت دیتے ہیں، جس چیز کو اُنہوں نے تب دی تھی، جب یسُوع آزمائش میں تھا۔ اور آج دیکھتے ہیں، جب کلام آزمائش میں ہے، تو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے دوبارہ سے رد کر دیا ہے، اور مسیح کی بجائے برابا، قاتل کو قبول کر لیا ہے۔ انکی کونسل یہی کچھ کریگی۔ اور، آج،

انہوں نے کلام کو جو کہ اس زمانے کا مکمل ثابت شدہ کلام ہے رد کر دیا ہے، اور انہوں نے برابا کو کلام کے قاتل، یعنی ورلڈ کونسل آف چرچز کو لے لیا ہے۔[ٹیپ پر خالی جگہ ہے-ایڈیٹر۔]

(102) وہ مسیح کے کلام کا انکار کرتے ہیں، اُسکے نام کے بپتسمے کا انکار کرتے ہیں، اُسکی قدرت کا انکار کرتے ہیں، اُسکے معجزات کا انکار کرتے ہیں۔ عقائد یا روایات کے ساتھ، دوبارہ مُڑے ہوئے کالر، اور باقی چیزوں کے ساتھ، تنظیمیں بنا رہے ہیں، اور اچھے کاموں پر، انحصار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ابتدا ہی سے، زندگی کیلئے مقرر نہیں کیے گئے ہیں۔ انکا ایمان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

''جو مجھے جانتا ہے، وہ میرے باپ کو بھی جانتا ہے۔ اور جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے، اُسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔'' خُدا نے جب یسُوع کو بھیجا تو وہ اُسکے اندر ہو کر آیا۔ اور جب یسُوع آپکو بھیجتا ہے، تو وہ آپکے اندر ہو کر جاتا ہے۔ ''جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے، وہی کام کریگا جو میں کرتا ہوں۔ تم ساری دنیا میں جا کر، ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو'' سیاہ، سفید، پیلے، بھورے، اور جیسے بھی ہوں۔ ''اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔'' کس کے لئے؟ ''ساری دنیا، اور تمام مخلوقات کیلئے۔''

(103) تھوڑا عرصہ ہوا ہے، ایک بپٹسٹ خادم، ٹیوسان میں، میرے پاس آیا، اور کہنے لگا، ''بھائی برینہم، آپکے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ آپ اس زمانے کو رسولی زمانہ بنانے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں۔'' اُس نے کہا، ''آج رسولی زمانے جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ رسولی زمانہ گزر چکا ہے۔''

(104) میں نے کہا، ''کیا ایسا ہی ہے؟ میں یہ نہیں جانتا ہوں۔''

پھر اُس نے کہا، ''ٹھیک، ایسا ہی ہے۔''

میں نے کہا، ''کیا آپ پُر یقین ہیں؟''

اُس نے کہا، ''بالکل۔ میں پُر یقین ہوں، اُس نے کہا۔''

''ٹھیک ہے،'' میں نے کہا، ''آپ کیسے جانتے ہیں کہ یہ گزر چکا ہے؟''

اُس نے کہا، ''وہ فقط رسولوں کیلئے تھا۔''

(105) میں نے کہا، ''پطرس نے، پنتی کوست کے دن جو کچھ کہا ہے۔ کیا آپ اُس پر ایمان رکھتے ہیں؟''

کہا ''جی ہاں جناب۔''

(106) ''پطرس نے کہا، 'توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کیلیئے، یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لے۔ اسلیئے کہ یہ وعدہ تم، اور تمہاری اولاد، اور اُن سب دُور کے لوگوں، کیلیئے بھی ہے جنکو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بُلائیگا۔'''

(107) اور ہمیں اس وعدے کی طرف، دوبارہ آنے کی ضرورت ہے! ڈاکٹر شمعون پطرس نے یہ نسخہ لکھا تھا۔ بائبل کہتی ہے، ''کیا جلعاد میں روغنِ بلسان نہیں ہے؟ کیا وہاں کوئی طبیب نہیں ہے؟''

آپ، اچھی طرح جانتے ہیں، جب آپکے پاس کسی ڈاکٹر کا نسخہ ہوتا ہے۔ جب ڈاکٹر آپکے بدن کے اندر کسی بیماری کا سراغ لگا لیتا ہے، تو پھر اُسکے لئے ایک نسخہ لکھ دیتا ہے؛ اور جب آپ اُس نسخے پر عمل کرتے ہیں، تو آپ پہلے ایک دوافروش کے پاس جاتے ہیں، اور وہ اس نسخہ کو تیار کرتا ہے جیسے وہ لکھا گیا ہوتا ہے۔ کیونکہ، وہ اُتنا ہی زہر اور اینٹی دوٹ استعمال کرتا ہے جتنا آپکا بدن قبول کر سکے۔ آپ جانتے ہیں، وہ...... پہلے ہی آزمودہ اور ثابت شدہ ہوتا ہے، اسلیئے آپ اُس نسخے پر عمل کرتے ہیں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں، اور اس نسخہ کی حقارت کریں، اور کسی جعلی ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں جو یہ بھی جانتا نہ ہو کہ ان دواؤں کی درست مقدار کیا ہے، تو وہ آپکے لئے موت کا سبب بن جائیگا۔ اور اگر وہ مقدار بالکل کم کر دے، تو آپکو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

(108) یہ معاملہ آپ میں سے بہت سارے مذہبی ڈاکٹروں کے ساتھ ہے۔ آپ اس نسخہ کو حماقت کے ساتھ لیکر جا رہے ہیں!

پطرس نے کہا، ''میں تمہیں ایک لازوال نسخہ دیتا ہوں، یہ تم، اور تمہاری اولاد، اور اُن سب دُور کے لوگوں کیلیئے بھی ہے جنکو خُداوند ہمارا خُدا بلائیگا۔'' یہ نہیں ہے، ''آؤ اور شامل ہو جاؤ۔'' بلکہ، ''توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک، اپنے گناہوں کی معافی کیلیئے، خداوند یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لے تو تم انعام پاؤ گے،'' آمین، ''یعنی رُوح القُدس۔ کیونکہ یہ وعدہ ہے، یہ نسخہ تم، اور

تمہاری اولاد کیلئے بھی ہے۔''

اب، وہ جعلی ڈاکٹر جو جعلی نسخے، تحریر کر رہے ہیں۔ دیکھیں؟ وہ اپنے لوگوں کیلئے ہلاکت پیدا کر رہے ہیں۔ اوہ ہو۔ کیونکہ لوگوں تک اصل چیز نہیں پہنچا رہے ہیں۔ جی ہاں۔

(109) آپ کو معلوم ہے، اس نسخے کے مطابق ڈاکٹر، کیسے دوائیں تلاش کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ یہ لیتے ہیں......اور سائنسدان کسی چیز کی نشاندہی کرتے ہیں، اور کسی پالتو سور کو یہ کھلا کر دیکھتے ہیں، کہ وہ زندہ رہتا ہے یا مر جاتا ہے۔

اور پھر، یہ دوائی لینے کے بعد، ایک صورت ہوتی ہے۔ یا تو، آپ ٹھیک ہو جائیں گے، یا مر جائینگے، سمجھے، پس یاد رکھیں، سب لوگ پالتو سور نہیں ہیں۔

لیکن، اس نسخے میں یہ بات ہے، یہ سب کیلئے فائدہ مند ہے۔

(110) اور، پھر، کوئی بھی حقیقی اور اچھا ڈاکٹر...... جسے خود اپنی دوا پر بھروسہ نہ ہو، وہ کسی اور کو بھی اُسکا مشورہ نہیں دیتا۔ ان میں سے بعض اتنے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وہ کسی سزائے موت کے قیدی کو لیتے ہیں، اور اس نسخے کی دوا اُسے کھلا کر دیکھتے ہیں اور اگر وہ زندہ بچ جائے، تو اُسے آزاد کر دیتے ہیں۔

(111) لیکن، اس مقام پر، ہمیں ایک حقیقی ڈاکٹر ملا ہے۔ وہ خود آ گیا، اور اس نسخہ کو، اپنے اوپر آزمایا۔ سمجھے؟ ''میں ہوں۔'' یہ نہیں، ''میں ہونگا۔'' ''قیامت اور زندگی میں ہوں۔'' خُدا فرماتا ہے۔ ''جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے، وہ مر بھی جائے، تو زندہ رہیگا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ مریگا۔'' مارتھا نے کہا......اُس نے کہا، ''کیا تُو اس پر ایمان لاتی ہے؟''

(112) اُس نے کہا، ''ہاں، خُداوند، میں ایمان لاتی ہوں کہ مسیح جو دنیا میں آنے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ خواہ دوسرے لوگ تجھے کچھ بھی کہیں، لیکن میں پہچان گئی ہوں!''

(113) کلوری پر، اُس نے خود اس انجکشن کو، لے لیا۔ اور ایسٹر کی صُبح، موت اُسے اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکی۔ ''قیامت اور زندگی میں ہوں۔'' اُنہوں نے اُسے موت دی، لیکن وہ موت، قبر، اور عالم ارواح، پر فتح پا کر زندہ ہو گیا۔ وہ خود، موت میں چلا گیا۔

اور اُس نے یہ نسخہ لکھنے کیلیئے کچھ ڈاکٹروں کو بھیجا، جن کے پاس یہ مکاشفہ تھا کہ مسیح کون ہے۔

''لوگ مجھ ابنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟''

(114) پطرس نے کہا،''تُو زندہ خُدا کا بیٹا، مسیح ہے۔''

(115) اُس نے کہا،''شمعون ،تُو مبارک ہے ۔تُو نے اسے حاصل کر لیا ہے۔اور میں تجھے بادشاہی کی کنجیاں دونگا ۔جو کچھ تُو زمین پر باندھے گا، وہ آسمان پر بند جائیگا ۔اور جو کچھ تُو زمین پر کھولیگا، وہ آسمان پر کھل جائیگا۔''

(116) اور پنتی کوست کے دن، جب لوگوں نے یہ سب کچھ پورا ہوتے ہوئے دیکھا، تو اُس نے کہا...... بلکہ اُنہوں نے کہا،''ہم اس غفلت کیلیئے کیا کریں؟''

(117) یہاں اُس نے نسخہ بیان کیا ہے۔اُس نے کہا،''اب میں ایک نسخہ لکھنے لگا ہوں جو تم، اور تمہاری اولاد، اور اُن سب دُور کے لوگوں کیلیئے بھی ہے، جنہیں خُداوند ہمارا خُدا ابلائیگا۔''

نسخے کا مذاق نہ بنائیں؛ ورنہ مر جائینگے! اب انہوں نے اسے اتنا کمزور کر دیا ہے، یہ اب، تنظیمی پانی کے سوا کچھ نہیں رہا، یہ درست ہے، یہ ایک مُردے کو ایسا انجکشن لگاتے ہیں جس سے وہ مزید مر جاتا ہے۔

اوہ، لیکن، بھائی، ایک حقیقی مسح موجود ہے! جلعاد میں مرہم موجود ہے۔اور یہ روح کی شفا کیلیئے ہے۔ نسخے کے ساتھ حماقت نہ کریں۔ جیسے نسخہ لکھا ہے اسے ویسے ہی استعمال کریں، کیونکہ خُدا اپنے کلام کا پابند ہے؛ وہ کسی عقیدے، یا کسی اصول یا تنظیم کا پابند نہیں ہے۔ بلکہ اپنے کلام کا پابند ہے۔ نسخے پر عمل کریں، یہ ابتدائی بُنیاد ہے۔آغاز کریں، پھر آپکے دستخط ہو جائینگے اور آپ کام کیلیئے تیار ہو جائینگے۔

غور کریں،''خیمہ گاہ سے باہر۔''

(118) اُنہوں نے آج ایک برا ابا کو چن لیا ہے۔ جب انجیل کی منادی، پوری دنیا میں کی جارہی ہے، تو اس بیداری کے ساتھ بڑے بڑے نشان اور عجیب کام ظاہر ہو رہے ہیں، لیکن اسے قبول کرنے

اوراس پر عمل کرنے کی بجائے ،انہوں نے برابا کواپنالیا ہے۔''اس سے پہلے کہ،ہم یہ احمقانہ کام قبول کریں،اور یہ ہمارے چرچ میں آئیں،اورہم بھی باقیوں کی طرح اعلیٰ رتبہ اپنالیں۔''انہوں نے روم اور باقی سب کومتحد کرکے، برابا کو حاصل کرلیا ہے۔غور کریں، پھرہم اس بڑے خیمہ میں ہیں۔

(119) ہمیں خیمہ سے دُور جانے کی دعوت دی گئی ہے۔''یسُوع بھی خیمہ سے باہر گیا،تا کہ اپنے خون سے،اپنے لوگوں کا کفارہ دے۔آئیں خیمہ گاہ سے باہر چلیں،'' دیکھیں،''اُسکی ذلت اپنے اوپر لیں۔''

(120) اُس پر الزام کیوں لگایا گیا؟ اسلئے نہیں کہ وہ میتھوڈسٹ یا بپٹسٹ تھا، میں آپکو یہ یقین سے کہتا ہوں؛ وہ فریسی یا صدوقی نہیں تھا۔ بلکہ وہ ثابت شدہ کلام تھا۔

(121) ''ذلت کو اپنے اوپر لئے ہوئے،'' کیوں (کس لئے؟) ثابت شدہ کلام کیلئے۔ یہ سچ ہے۔اُس نے یہی کام کیا۔اُس نے کہا،''اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا،تو میرا یقین نہ کرو؛ کیا میں کلام کے تمام سوالوں کا جواب نہیں ہوں۔''

(122) نئے عہد نامہ کا یسُوع پُرانے عہد نامہ کا یہواہ ہے۔یہ بالکل درست ہے! میرا ایمان ہے،جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے، کسی عبادت کے، دوران میں آپکو بتا رہا تھا۔شاید وہ یہ جگہ نہیں تھی۔ ''پُرانے عہد نامہ کا یہواہ نئے عہد نامہ کا یسُوع ہے۔'' آپکو یاد ہے کہ-کہ-کہ......

اُس صُبح جب میں گلہریوں کے شکار کیلئے گیا تھا،اور وہاں ٹھیک، پہاڑ کے اوپر تین بڑے تنے ایک ساتھ موجود تھے؛ میں وہاں کھڑا یہ دیکھ رہا تھا۔میں اور قریب ہوگیا، میں نے اپنی ٹوپی اتار دی،اور بندوق نیچے رکھ دی۔اور ایک آواز نے جنگل کو ہلا دیا،اور کہا،'' نئے عہد نامہ کا یسُوع پُرانے عہد نامہ کا یہواہ ہے۔اس پر ایمان رکھ۔''اور عین اُسی جگہ پر گلہریاں تخلیق ہوئیں،وہ تخلیق ہوئیں تھی، کیونکہ وہ پہلے موجود نہیں تھیں۔سمجھے؟ یہ سچائی ہے۔سمجھے؟ یہ سچ ہے۔پس،خُدا،جس کے حضور میں کھڑا ہوں، جانتا ہے کہ یہ سچائی ہے۔یہ سچ ہے۔یہ سچائی ہے۔

(123) ٹھیک کینٹکی میں؛ یہاں وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، جو وہاں موجود تھے، جب یہ چیز دوبارہ وقوع میں آئی۔جی ہاں۔ہم جانتے ہیں یہ سچائی ہے؛ پُرانے عہد نامہ کا یسُوع!

(124) جیسے چین کے لوگ جب پہلی بار وہ ہمارے ملک میں آئے، تو وہ ہماری زبان لکھنا اور پڑھنا نہیں جانتے تھے، لیکن وہ بڑے اچھے دھوبی تھے۔ پس وہ اسطرح ...... اسلئے آپ چینی دھوبیوں کی طرف جاتے ہیں۔ لیکن وہ دھوبی آنے والے شخص کو، کورے کاغذ کا ٹکڑا دیتا تھا۔ وہ پڑھ نہیں سکتا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کچھ لکھے گا تو آپ پڑھ نہیں سکیں گے۔ پس، جب آپ اُس کے پاس جاتے، تو وہ سفید کاغذ کا ٹکڑا لیتا، اور اُس پر کوئی، نشان بناتا، اور اُسے ایک خاص انداز، میں پھاڑتا تھا۔ اور، پھر ایک حصہ وہ خود رکھ لیتا، اور دوسرا حصہ آپکو دے دیتا تھا۔ جب آپ اپنے کپڑے لینے آتے، تو وہ کہتا، ''مجھے اپنے کاغذ کا ٹکڑا دکھاؤ۔'' جب وہ اُن دونوں ٹکڑوں کو ایک ساتھ ملاتا تھا؛ اور وہ ٹھیک بیٹھ جاتے تھے، تو معاملہ درست ہو جاتا تھا۔ آپ کو اپنے گندے کپڑے صاف حالت میں واپس مل جاتے تھے۔

(125) اور یسُوع ہر نبوت پر پورا اترا؛ پُرانے عہد نامے کے یہواہ کا ہر نمونہ نئے عہد نامے کا یسُوع ہے۔'' اُس نے سب باتوں کو پورا کیا۔

میں یہ الٰہی خوف اور احترام، اور محبت اور خلوص کے ساتھ کہتا ہوں، کہ میں جانتا ہوں کہ میں کہاں کھڑا ہوں۔ آج کے زمانے کیلئے بائبل نے جو کچھ کہا تھا وقت کا پیغام اُن سب باتوں پر پورا اترتا ہے۔ اب، اگر آپ کے پاس گندے کپڑے ہیں، تو اندر دے دیں۔ جی ہاں۔ کیا آپ برّے کے لہو سے دُھل گئے ہیں؟

(126) غور کریں، ''اُسکی ذلت کو اپنے اوپر لئے ہوئے،'' وہ منکشف کلام تھا۔ اب بھی، ویسا ہی ہے، وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ عبرانیوں 13 : 12 اور 13۔ ہم دیکھتے ہیں عبرانیوں...... 8، 8:13، دیکھیں۔ ''اُسکی ذلت کو،'' یعنی انجیل کی۔

(127) ہم اُسکے نام کو لئے ہوئے ہیں! اُس نے کہا، ''میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں۔'' باپ کا نام کیا ہے؟ وہ اپنے باپ کے نام سے آیا۔ کہا، ''میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔'' ٹھیک ہے؟ باپ کا نام کیا ہے؟ میرا خیال ہے آپکو پتہ ہونا چاہیے۔ سمجھے؟

آپ کلام کیلئے ذلت برداشت کریں۔ یہ ہمیشہ اُنکے خیموں سے باہر چلا گیا۔ اور اُنہوں

نے اسے باہر نکال دیا۔ آپکے اوپر بھی ہنسا جائیگا، اور آپکا مذاق اُڑایا جائیگا۔

(128) اور، آج، ایک وقت تھا جب میں نے ملک میں منادی شروع کی تھی......میں اپنی ذات کے بارے میں کچھ بیان نہیں کرتا ہوں؛ مہربانی سے یہ مت سوچیں کہ یہ کوئی ذاتی بات ہے۔ لیکن، میرا مقررہ وقت ختم ہوگیا ہے، اور ابھی میرے پاس دس صفحے باقی ہیں۔ جب آپ نوٹس حاصل کریں گے، تو باقی باتوں کا بھی پتہ چل جائیگا، سمجھے، دیکھیں، ٹھیک ہے۔ لیکن، سُنیں۔ جب آغاز ہوا......

(129) کیا آپ نے غور کیا جب یسُوع نے منادی کا آغاز کیا تو کیا ہوا؟ ''اوہ، یہ جوان ربی ہے۔ اوہ، یہ بڑا زبردست آدمی ہے! آ ہماری طریق میں شامل ہوجا۔ آ ہمارے درمیان منادی کر۔''

(130) لیکن ایک دن وہ اُنکے پاس بیٹھ گیا، اور کہا، ''جب تک تم ابنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ، اور اُسکا خون نہ پیو، تم میں ہمیشہ کی زندگی نہیں ہے۔''

(131) آپ کے خیال میں بھیڑ میں موجود ڈاکٹروں اور ذہین لوگوں نے کیا سوچا ہوگا؟ ''یہ شخص خونخوار ہے۔'' دیکھیں؟ ''یہ چاہتا ہے کہ ہم انسانی خون پئیں۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اس سے دُور ہو جائیں۔ وہ......کاہنوں نے کہا تھا یہ پاگل ہے؛ اور آج مجھے یقین ہوگیا ہے۔'' اور بائبل فرماتی ہے وہ اُسکے پاس سے دُور چلے گئے۔

(132) پھر اُسکے پاس ستر مقرر مناد بھی تھے، اور اُس نے کہا، ''میں انہیں نہیں رکھ سکتا۔''

پس اُس نے اُن پر نظر کی اور کہا، ''اُس وقت تم کیا کہو گے جب ابنِ آدم کو آسمان پر جاتے دیکھو گے جہاں سے وہ اترا تھا؟'' اب، اُس نے ان باتوں کی کبھی وضاحت نہیں کی تھی۔ اُس نے اُنہیں جانے دیا۔ سمجھے؟

(133) اور اُنہوں نے کہا، ''ابنِ آدم؟ وہ کیا ہے؟ ہم نے اس شخص کے ساتھ کھایا پیا ہے۔ اسکے ساتھ مچھلیاں پکڑیں ہیں۔ ہم اسکے ساتھ ساحل پر سوئے ہیں۔ ہم نے اسکا جھولا بھی دیکھا ہے جس میں اسکی پرورش ہوئی۔ ہم اسکی ماں کو جانتے ہیں۔ اور بھائیوں کو بھی جانتے ہیں۔ اسطرح کی بات کون قبول کرسکتا ہے؟''

اور بائبل کہتی ہے، ''وہ مزید اُسکے ساتھ نہ رہے۔''

(134) پھر وہ پطرس اور باقیوں کی طرف مُڑا، کہا، ''کیا میں نے بارہ، تم بارہ کو نہیں چنا؟'' اب، وہ ہزاروں کو چھوڑ کر، بارہ پر آ گیا۔ اُس نے کہا، ''میں نے تم بارہ کو چن لیا ہے۔ اور، تم میں سے ایک شیطان ہے۔ میں یہ، آغاز ہی سے جانتا ہوں۔'' پھر اُس نے کہا، ''کیا تم بھی اُن کے ساتھ جانا چاہتے ہو؟''

اُسکا کوئی بچہ، یا چہیتا نہیں تھا، ''اگر تم میرے چرچ میں شامل ہو جاؤ تو میں تمہیں ڈیکن بنا دونگا۔'' دیکھیں؟ کوئی چاپلوسی نہیں۔ اُس نے کبھی اسکی وضاحت نہیں کی۔ اور شاگردوں نے بھی کبھی اسکی وضاحت نہیں کی ہے۔

پس، آپکو یاد ہونا چاہیے، اُس نے صاف لفظوں میں یہ کہا ہے، ''میں تمہیں بنائے عالم سے پیشتر سے جانتا ہوں۔ میں نے تمہیں مقرر کیا ہے کہ میرے ساتھ خوشی میں شریک ہو۔'' سمجھے؟ یہ بات تھی، ''بنائے عالم سے پہلے،'' پہلے سے مقرر کیا جانا۔

(135) رسول مضبوطی سے اس پر کھڑے رہے۔ وہ اسکی وضاحت نہیں کر سکتے تھے کہ وہ کس طرح اپنا خون پینے کو اور گوشت کھانے کو دیگا۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھے، وہ کب آسمان سے اترا تھا جبکہ وہ شروع ہی سے اُسکے ساتھ تھے۔ اُس نے اسکی وضاحت نہ کی۔ لوگ اسکی وضاحت نہ کر سکے۔ کوئی بھی اسکی وضاحت نہ کر سکا۔

لیکن پطرس نے قابلِ توجہ الفاظ کہے۔ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ یسُوع نے اُسے چابیاں دے دیں۔ اُس نے کہا، ''خُداوند، ہم کہاں جائیں؟ ہم مانتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں، فقط تُو ہی، اس زمانے کا موعودہ اور منکشف کلام ہے۔ ہم جانتے ہیں بس تُو ہی زندگی کا کلام ہے۔ ہم ان باتوں کی وضاحت تو نہیں کر سکتے، لیکن ہم، ان پر ایمان رکھتے ہیں۔''

(136) مارتھا نے کہا، ''میرا بھائی مر گیا ہے۔ اُسے قبر میں رکھا ہے۔ وہ سڑ چکا ہے؛ اور اُس میں سے بدبُو آ رہی ہے۔ خُداوند، اگر تُو یہاں ہوتا، تو میرا بھائی نہ مرتا۔ لیکن پھر بھی، جو کچھ تُو خُدا سے مانگے گا، وہ تجھے دیگا۔'' اوہ، میرے خُدایا!

(137) اُس نے کہا، ''قیامت اور زندگی میں ہوں۔ جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے، وہ مر بھی

جائے ،توزندہ رہیگا۔اورجوکوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے، وہ کبھی نہ مریگا۔کیا تُو اس پر ایمان لاتی ہے؟''

(138) اُس نے کہا،''ہاں، خُداوند۔میں اسکی وضاحت تو نہیں کرسکتی ،لیکن میں اس پر ایمان رکھتی ہوں۔میں ایمان رکھتی ہوں مسیح جو آنے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔میں لکھے ہوئے کلام کے مطابق، ایمان رکھتی ہوں، کہ تُو اس معیار پر پورا اترتا ہے۔''

(139) کہا،''تم نے اُسے کہاں دفن کیا ہے؟''اوہ، میرے خُدایا!اب کچھ ہونا تھا۔ہر پہیہ ٹھیک وقت پرٹھیک طریقے سے اکھٹا ہوگیا۔دیکھیں؟

(140) وہ قبر پر چلا گیا۔بائبل کہتی ہے،''اُس میں کوئی حُسن و جمال نہیں کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں۔''ہوسکتا ہے وہ ایک پست قد، جھکے ہوئے کندھوں والا آدمی تھا،جسکے کمزور کندھے لٹکے ہوئے تھے،اور پیدل سفر کرنے کے باعث تھکن سے چُور تھا۔

اُس نے کہا،''لعزر، باہر آجا۔''اور وہ آدمی، جو چار دن سے مُردہ تھا، اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا۔

(141) ایک کرسچن سائنسی خاتون ہے۔اگر آپکے احساس مجروح ہوں تو میں معذرت چاہونگا؛ کیونکہ میرا مقصد یہ نہیں ہے۔کسی دن اس کلیسیا میں سے، ایک کرسچن سائنسی خاتون، کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔اوراُس نے کہا،''برنہم صاحب،''اُس نے کہا،''میں آپکی منادی کو پسند کرتی ہوں، لیکن آپ ایک بات پر بہت زور دیتے ہیں!''

میں نے کہا،''وہ کیا ہے؟''

اُس نے کہا،''آپ یسُوع کی بہت زیادہ تعریف کرتے ہیں۔''

(142) میں نے کہا،''میرا خیال ہے کہ یہی کچھ ہے جو اُسے میرے خلاف مل سکتا ہے۔''سمجھے؟ سمجھے؟ سمجھے؟

(143) اُس نے کہا،''آپ اُسے خُدا بناتے ہیں۔''دیکھیں، وہ اُسے خُدا نہیں مانتے ہیں۔اُنکا ایمان ہے کہ وہ بس ایک آدمی تھا، ایک اچھا استاد، اور فلاسفر تھا۔کہا،''آپ اُسے خُدا بناتے ہیں۔اور

وہ خُدا نہیں تھا۔''

(144) میں نے کہا،''اوہ، جی ہاں، وہ خُدا تھا۔''

اُس نے کہا،''اگر میں آپکی بائبل سے، ثابت کردوں، کہ وہ خُدا نہیں تھا، تو کیا آپ ایمان لے آئیں گے؟''

(145) میں نے کہا،''میری بائبل اسطرح کہتی ہے، میں- میں کلام پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور یہی کچھ وہ ہے۔''

''اُس نے کہا،''مقدُس یوحنا، 11 باب میں، جب یسُوع لعزر کی قبر پر گیا، تو بائبل کہتی ہے وہ رویا۔''

میں نے کہا،''اس بات کا اس سے کیا لین دین ہے؟''

اُس نے کہا،''ہاں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خُدا نہیں تھا۔''

(146) میں نے کہا،''آپ یہ دیکھنے میں بالکل ناکام رہی ہیں کہ وہ آدمی کون تھا۔ وہ خُدا بھی تھا اور انسان بھی تھا۔ جب وہ اُنکے دُکھ میں رو رہا تھا، تو وہ ایک آدمی رو رہا تھا۔ اور جب وہ کھڑا ہو گیا اور کہا،''لعزر، باہر آجا، اور چار دن کا، مُردہ شخص، دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا، تو اُس وقت وہ ایک آدمی سے بڑھکر تھا۔''جی، جناب! یقیناً، جی ہاں!

(147) میں نے اکثر یہ بیان کیا ہے، اُس رات جب وہ پہاڑ سے اُترا، اور اُسے بھوک لگی ہوئی تھی، تو وہ ایک انسان تھا۔ وہ اگلی صُبح بھوکا تھا۔ کیونکہ یہاں وہ انسان تھا۔ لیکن جب اُس نے دو روٹیاں لیں، اور پانچ مچھلیاں لیں، اور پانچ ہزار کو سیر کر دیا، اور سات ٹوکرے اُٹھائے، تو اُس وقت وہ ایک آدمی سے بڑھکر تھا۔ جی، جناب۔ وہ ایک آدمی تھا، جب وہ صلیب پر تھا، جب وہ چلایا، ''اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' جب وہ چلایا،''میں پیاسا ہوں،'' تو اُنہوں نے اُسے سرکہ اور پت ملی ہوئی مے پینے کو دی، تو وہ ایک آدمی کی حیثیت سے، چلایا، لیکن ایسٹر کی صُبح، جب وہ موت، عالمِ ارواح، اور قبر کے سب بندھن توڑ کر جی اُٹھا، تو وہ ایک آدمی سے بڑھکر تھا۔

(148) اُس رات وہ ایک انسان تھا، جب وہ اپنے شاگروں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے کشتی کے پچھلے حصّے میں سویا ہوا تھا، اور جھیل میں دس ہزار شیاطین نے قسم کھائی تھی کہ اُسے ڈبو کر چھوڑیں گے۔ جی ہاں۔ وہ وہاں ایک چھوٹی سی کشتی میں تھا، جو ایک بوتل کے ڈھکن کی طرح، ڈگمگا رہی تھی؛ وہ اتنا تھکا ہوا تھا، کہ بیدار بھی نہ ہوسکا۔ جب وہ سویا ہوا تھا تو وہ ایک انسان تھا۔ لیکن جب اُس نے اپنا پاؤں بادبان کی رسی پر رکھا، اور اوپر نگاہ کی اور کہا، ''ساکن ہو جا، تھم جا'' اور ہوا اور لہروں نے اُسکا حکم مانا، تو وہ ایک آدمی سے بڑھکر تھا۔ وہ خُدا تھا!

اس میں حیرت نہیں کہ شاعر نے کہا ہے:

زندہ رہا، تو اُس نے مجھ سے، محبت کی؛ موا، تو مجھے، نجات دے گیا؛
دفن ہوا، تو وہ میرے گناہ دُور لے گیا؛
زندہ ہوا، تو مفت ہمیشہ کیلئے راستباز ٹھہرا گیا؛
کسی دن وہ آ رہا ہے، اوہ وہ جلالی دن ہے!

(149) جی ہاں، جناب! خیمہ گاہ سے باہر چلیں۔ مجھے کسی قیمت کی پرواہ نہیں ہے۔

اس مخصوص صلیب کو میں ضرور اُٹھاؤنگا
جب تک موت مجھے کرنہ دے رہا؛
پھر گھر جا کر، تاج پہنوں گا،
کیونکہ وہاں میرے لئے تاج پڑا ہے۔

(150) اب، میں ختم کرتے ہوئے کہونگا۔ ایک مرتبہ، میں ایک جج کی کہانی پڑھ رہا تھا۔ وہ ایک عادل، اور اچھا انسان تھا، لوگ اُس سے محبت کرتے تھے۔ شہر میں ایک ایسا گروہ تھا جنکا خیال تھا، کہ وہ، کامیاب ہوسکتے ہیں، اُنکے پاس اکثریت تھی، پس اُنہوں نے ایک بُری جگہ کا انتخاب کیا، اور ایک شراب خانہ کھول دیا، شراب اور، دیگر بُرے کام شروع ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ غیر قانونی تھا۔ اور قانون کے مطابق، اُس وفاقی شخص کو پکڑ لیا، اور عدالت میں لے آئے۔ اور جب اُس چھوٹے سے شہر کے، تمام لوگ اکھٹے ہو گئے، اور وہ جانتے تھے کہ، جو شخص شراب خانہ چلا رہا تھا اُس نے بہت جُرم کئے

ہوئے تھے۔اور اُس-اُس عدالت نے، اُس آدمی کو مُجرم پایا؛ کیونکہ وہ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔پس جج نے اُنہیں مجرم ٹھہرایا، اور کئی سالوں کیلئے، اُسے قید میں ڈال دیا، اُس نے اُسے بغیر کسی جوڑتوڑ کے، بغیر کسی اپیل کے، قید میں ڈال دیا، کیونکہ قانون میں یہی لکھا تھا۔

(151) جو لوگ عدالت کے باہر تھے اُسکے پیچھے بھاگے، اور کہنے لگے، ''کیا تُو جانتا ہے کہ کیا ہوگا؟ اس شہر کا ہر آدمی تجھ سے نفرت کریگا!'' کہا، ''اُس آدمی کے حق میں یہ فیصلہ آنے کی وجہ سے لوگ تجھ سے نفرت کریں گے۔'' وہ تمام لوگ، جو کھیلنے والے تھے۔اور لوگوں نے کہا، ''ہم-ہم سب تجھ سے نفرت کریں گے۔ہم دوبارہ کبھی تمہارا انتخاب نہیں کرینگے۔اور ہم میں سے کوئی تجھے ووٹ نہیں دیگا۔'' جب وہ سڑک پر جارہا تھا تو وہ اُسے بُرا کہہ رہے تھے۔

(152) وہ رُک گیا اور بولا، ایک منٹ، ''مجھے بھی کچھ کہنا ہے۔'' اُس نے کہا، ''میں نے عین وہی کیا ہے، جو میرا فرض تھا۔وہ آدمی مجرم تھا، اس سے قطع نظر کہ وہ کون تھا۔کیونکہ مجھے اُسے سزا دینی تھی، اُس قانون کے مطابق جس پر قائم رہنے کی میں نے قسم کھائی تھی۔''

اُس کہا، ''یہ شہر تجھ سے نفرت کرتا ہے!''

(153) اُس نے کہا، ''لیکن میرے گھر کے لوگ، مجھ سے محبت کرتے ہیں۔''

(154) شاید ہم بھی ایسا ہی سوچتے ہوں، کاش اس بیان پر آپ مجھے معاف کردیں۔میں اُس بات پر کھڑا ہوں جسکی خاطر مجھے نجات دی گئی ہے، یعنی خُدا کے کلام پر قائم رہنے کیلئے۔میں جانتا ہوں جو کچھ میں کہتا ہوں اسکے باعث تنظیمیں مجھ سے نفرت کرتی ہیں، لیکن خُدا کے گھر کے لوگ، مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

آئیں دعا کرتے ہیں۔

(155) خُداوند یسُوع، دنیا ہم سے نفرت کرتی ہے، لیکن باپ ہم سے پیار کرتا ہے۔پیارے خُدا، ہماری مدد فرما۔اب سب لوگوں کی، ایک ایک کرکے مدد کر، خُداوند، تیری رحمت ہر ایک پر چھائی رہے۔اب ہمیں خیمہ سے باہر جانے دے۔ہمیں ہمارے اپنے خیالات سے باہر نکلنے دے۔تاکہ ہم خُدا کی سوچ تک پہنچ جائیں۔بائبل یوں فرماتی ہے، ''مسیح کی عقل کو اپنے اندر بسنے دو۔'' پس ہم اُسکی

سوچ کے مطابق سوچیں، نہ کہ اپنی سوچ کے مطابق، کیونکہ ہماری سوچ اکثر غلط ہوتی ہے۔لیکن، ایمان کے وسیلے، مسیح کی سوچ ہمارے اندر ہے۔اور اُسکی سوچ باپ کی مرضی پوری کرتی ہے، اور باپ کی مرضی موعودہ کلام ہے۔

(156) کاش اے خُدا، آج رات، ہم خیمہ سے باہر نکل جائیں، اور یسُوع کی تلاش کریں۔ہم چرچ ممبر بن کر اُسے کبھی تلاش نہیں کر پائینگے۔ہم کسی خادم کے ساتھ ہاتھ ملانے، یا...... یا کوئی عقیدہ پڑھنے، یا جو ہم نے عہد کیا ہوتا ہے، کہ سال میں ہم اتنے دن اتوار کی عبادت میں جائینگے، اور وغیرہ وغیرہ سے کبھی تلاش نہیں کر پائینگے۔ہم اُسے صرف اور صرف کلام میں تلاش کر پائینگے، کیونکہ وہ کلام ہے۔

(157) اور جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کیلئے وعدہ ہے، کہ یسُوع خیمہ گاہ سے باہر ہوگا، اور اُسے دوبارہ خیمہ گاہ سے باہر نکال دیا جاتا ہے؛ اسلئے اب ہم بھی خیمہ گاہ سے باہر چلیں، اور یسُوع کی ذلت کو اپنے اوپر لینے کیلئے تیار ہو جائیں؛ دنیا ہم سے نفرت کرتی ہے، لیکن وہ ہم سے محبت کرتا ہے جس نے ہمیں اپنے خیمہ میں آنے کی دعوت دی ہے۔خُداوند، یہ بخش دے۔

(158) اگر یہاں ایسے لوگ ہوں جو یسُوع کو نہ جانتے ہوں، جو کلیسیا کے خیمہ میں سے باہر ہوں، اگرچہ آپ مسیح ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں، لیکن آپ یوں کہتے ہیں،"میرا ایمان ہے، کہ یہ بات، کسی اور زمانے کیلئے تھی،" تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پاک روح نہیں ہے۔

کوئی بھی شخص جو پاک روح سے معمور ہو کیسے کہہ سکتا ہے کہ بپتسمہ "باپ، بیٹے، اور روحُ القُدس کے نام میں ہے"؟ جبکہ، عظیم رسول، پولُس، نے کہا ہے،"آسمان کا کوئی فرشتہ بھی ......" ہو سکتا آپ نے انجانے میں، یہ کیا ہو، اور اسکو جانتے نہ ہوں۔اعمال 19 باب میں، وہ لوگ بھی اس سے مختلف بات جانتے تھے۔لیکن کہا،"اگر کوئی فرشتہ بھی اس سے مختلف، منادی کرے تو ملعُون ہو۔"

آپ کس طرح کسی عقیدے، یا کسی نظام، یا کسی اور چیز کو قبول کر سکتے ہیں، جبکہ بائبل کہتی ہے،"یہ وعدہ تم سے کیا گیا ہے،" اسی چیز کا،"یعنی پاک روح کے حقیقی بپتسمہ کا"؟

(159) پاک روح، جس نے کلام کو تحریر کیا ہے، اگر وہ آپکے اندر ہے، تو وہ کیسے کلام کا انکار کر سکتا

ہے؟اس کا کیسے انکار ہوسکتا ہے، جبکہ پاک روح نے یہ خود فرمایا ہے،''اگر کوئی شخص اس کلام میں ایک لفظ بڑھائے، یا اس میں ایک لفظ گھٹائے، تو کتاب مقدس میں سے اُسکا حصہ نکال دیا جائیگا''؟ تو پھر پاک روح کیوں اس میں کچھ گھٹا، یا بڑھا سکتا ہے؟

(160) میرے دوست، جو اس جگہ موجود ہیں یا اس دیکھی دنیا میں، یا اس وقت نظر نہ آنے والی دنیا میں ہیں، اور جہاں تک یہ ٹیپ پہنچے، آج صُبح کا تعلیمی پیغام گہرائی کے ساتھ سمجھ سکیں، اور دیکھ سکیں کہ ہم کہاں ہیں۔اگر آپ اس نسخے سے پہلے واقف نہیں تھے، جسکا ذکر کچھ دیر پہلے میں نے کیا تھا تو کیا اب آپ اسے قبول نہیں کریں گے؟ ہم آپکی ہر ممکن مدد کرنے کیلیئے، یہاں موجود ہیں۔

(161) میں محض ایک گواہ ہوں۔میں ایک انتخاب کر رہا ہوں۔جیسا، کہ-کہ......آج کل ہم لوئیس ویل کینٹکی میں، ڈیموکریٹ کنونشن کر رہے ہیں، اور......وہ اپنے نمائندے کے انتخاب کیلیئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔اور میں بھی اپنے خُداوند کیلیئے راہ ہموار کر رہا ہوں۔کیا آج رات، آپ اُسے، اپنے لئے قبول نہیں کریں گے؟

(162) اس لمحے جبکہ ہم اپنے سروں، اور دلوں کو، جھکائے ہوئے ہیں، تو کیا آپ ہاتھ بلند کر کے خُدا سے کہیں گے۔میری طرف نہیں؛ میں تو بس ایک آدمی ہوں۔اپنے ہاتھ خُدا کی طرف، اُٹھا کر کہیں،''اے خُدا، مجھ پر رحم کر۔میں سچائی کے ساتھ ان باتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں مَیں نے سُنا ہے۔میں خیمہ گاہ سے دُور جانا چاہتا ہوں۔مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ کوئی کیا کہتا ہے۔''خُدا آپکو برکت دے۔میرے خُدایا، ہاتھوں پر، ہاتھ ہیں!''میں خیمہ گاہ سے باہر نکلنا چاہتا ہوں۔مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں کہ اسکی قیمت کیا ہوگی، میں ہر روز اپنی صلیب اُٹھاونگا۔میں خیمہ گاہ سے باہر نکل جاونگا۔لوگ میرے بارے میں چاہے کچھ بھی کہیں، میں خیمہ گاہ سے باہر نکل کر یسُوع کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔میں اس راہ پر چلنے کیلیئے تیار ہوں۔''

(163) آسمانی باپ، تُو نے ان ہاتھوں کو دیکھا ہے۔اس عمارت میں ایک سو، یا اس سے زیادہ لوگوں نے، اپنے ہاتھ بلند کئے ہیں۔اے خُداوند، اب ان کے قریب کوئی چیز تو موجود ہے، کوئی اور ہستی، یعنی مسیح جو جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتا ہے، لیکن اُس نے انہیں فیصلے تک پہنچا دیا ہے۔اور

جب یہ آئینہ میں دیکھتے ہیں، تو یہ جان جاتے ہیں کہ انکی زندگی میں کوئی تو کمی ہے۔ اور یہ اپنی زندگیوں کو خُدا کے وعدے کے مطابق تشکیل دینا چاہتے ہیں، انہوں نے گہرے خلوص کے ساتھ اپنے ہاتھ بلند کئے ہیں۔ خُداوند، انکی مدد کر، تاکہ یہ آج رات بھیڑ خانہ کے بڑے دروازے کے پاس آجائیں۔ اور یہ پیار اور انکساری کے ساتھ داخل ہوں۔ یہ بخش دے۔ خُداوند، یہ تیرے ہیں۔ انہیں قبول کر۔

(164) اب، الٰہی مداخلت کے بغیر یہ فیصلہ نہیں کر سکتے تھے، یہ اپنے ہاتھ اُٹھا نہیں سکتے تھے، اس سے نظر آتا ہے کہ کہیں کوئی مافوق الفطرت موجود ہے۔ کہیں زندگی موجود ہے۔ کیونکہ، سائنس ہمیں بتاتی ہے، کہ کششِ ثقل ہمارے ہاتھوں کو نیچے کھینچتی ہے۔ لیکن کوئی قوت تھی جو انکے ذہنوں میں آگئی، اور اُس نے انہیں اس قابل بنا دیا کہ کشش ثقل کا مقابلہ کر سکیں اور اپنے ہاتھ خالق کی طرف اُٹھالیں جو انہیں یہاں لایا ہے۔ ''ہاں، میں آخر تک چلنا چاہتا ہوں۔ آج رات، میں خیمہ گاہ سے باہر جانا چاہتا ہوں۔''

(165) خُداوند، تالاب تیار ہے کیونکہ توبہ کے بعد پہلا قدم، بپتسمہ لینا ہے، اور اسکے بعد پاک روح پانے کا وعدہ ہے۔ ان آخری دنوں میں، اصل ایمان، اصل نسخے کی طرف بلا رہا ہے! ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سارے لوگ مسیح سے دُور ہیں، اور انسان کے بنائے ہوئے نسخوں کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ یہ اپنی تنظیم میں بہت اچھے ہو سکتے ہیں، لیکن، اے خُداوند، میں- میں تیرا نسخہ لینا چاہتا ہوں۔

تُو ہمارا ڈاکٹر ہے۔ ایک ڈاکٹر یہاں موجود ہے۔ جلعاد میں روغن موجود ہے۔ آج رات، یہاں ایک معالج موجود ہے، جو گناہ میں مبتلا ہر روح کو، اور ہر بیمار بدن کو شفا دینے کیلئے تیار ہے۔ اے تمام زمانوں کے عظیم ڈاکٹر، آسمان اور زمین کے خالق، اب آ، تُو ہمارے لئے آ، اور ہمارے ساتھ بات چیت کر۔ یسُوع مسیح کے نام میں۔

(166) جبکہ ہر کوئی دل میں دُعا کرے اور کہے، ''خُداوند یسُوع، میری مدد کر!'' اگر پہلے آپ نے بپتسمہ نہیں لیا، اور اب آپ قائل ہو گئے ہیں...... میں نے بپتسمہ پر منادی نہیں کی ہے۔ لیکن اگر

آپ قائل ہوگئے ہیں کہ آپکو مسیحی بپتسمہ لینا چاہیے،تو ہر مسیحی کیلئے بس یہی طریقہ ہے......

(167) اگر آپ نے کوئی بپتسمہ، کسی اور طریقے سے لیا ہے، تو یسُوع نے کہا ہے،'' اگر کوئی اس کلام میں، ایک لفظ کا اضافہ کرے یا ایک لفظ کی کمی کرے، تو اُس کا حصہّ کتابِ حیات سے نکال دیا جائیگا''؟ اُسی یسُوع نے یہ بھی کہا ہے،'' کلام کی ہر بات پاک روح کی تحریک سے ہے اور اسکا پورا ہونا لازم ہے۔'' اب آپ پہلے سے مختلف سُن چکے ہیں۔اب آپ کیا کرنا چاہیں گے؟

(168) اگر آپ کے اندر جزبہ یا اس قسم کی کوئی چیز موجود ہے! تو میں جذبے کو مانتا ہوں۔اگر آپ روح میں ناچتے ہیں، اور غیر زبانیں بولتے ہیں! تو میں اسکو بھی تسلیم کرتا ہوں۔لیکن اگر یہ سب کچھ ایک طرف ہو، اور جو روح آپکے اندر ہے اگر وہ آپکو کلام کی پیروی کرنے سے روکے اور آپ یہ جانتے ہوں کہ کلام درست ہے، تو پھر اُس روح میں کوئی خرابی ہے۔وہ پاک روح نہیں ہوسکتا ہے۔نہیں ہرگز نہیں۔سمجھے، پاک روح اپنے کلام کی شناخت کرواتا ہے۔یہ آپکو پتہ ہے۔اب جبکہ ہم دعا کر رہے ہیں تو آپ آگے آنے کیلئے اپنے آپکو تیار کریں۔

(169) اے یسُوع ناصری، اب، قریب آجا اور ہر ایک دل سے بات کر۔اور میں انکو تیرے سپرد کرتا ہوں۔کاش یہ......تمام اُٹھے ہوئے ہاتھ، خُداوند، تیری طرف سے، پیغام، کا انعام ہوں، اور تیری اعلیٰ اور شاندار حضوری اب ہمارے ساتھ ہے۔روح کی حضوری کو محسوس کرنے والا کوئی بھی شخص کہہ سکتا ہے کہ تُو یہاں موجود ہے، پاکیزگی کا عظیم احساس ہورہا ہے۔خُداوند، یہ، ابھی بخش دے، یسُوع مسیح کے نام میں۔

اب جبکہ ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں۔

(170) اگر یہاں بھائی یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لینا چاہتے ہیں، اور توبہ کرکے، پاک روح کے بپتسمہ کے متلاشی ہیں، تو اُنکے لئے میری بائیں جانب کمرہ کھلا ہوا ہے؛ اور خواتین کیلئے: میری دائیں جانب ہے۔وہاں آپکی رہنمائی کیلئے کوئی موجود ہوگا۔بپتسمے کے لباس، وہاں آپکے منتظر ہیں۔

(171) اب، جبکہ ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے ہیں، تو اس گیت کو گاتے ہیں۔'' میں آواز کوسُن سکتا ہوں اپنے......'' ہم تجھ سے ملاقات کریں گے۔

خیمہ گاہ سے باہر جانا

(Going Beyond The Camp)

URD64-0719E

یہ پیغام برادر ولیم میرئین برنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں اتوار کی شام، 19، جولائی، 1964، برنہم ٹیبر نیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ایس۔اے۔ میں دیا گیا، جوکہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2019 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org